بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کمال پور شریف یوپی

بانی ومہتمم :مؤرخ نیپال، مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی سربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

ہفت روزہ

Weekly

NEPAL URDU TIMES

ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

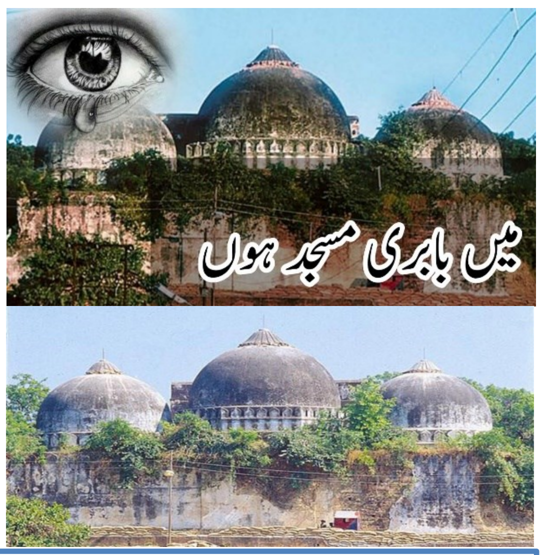

VOL:(1) ISSUE (14), Date: 05/12/2024/ 20-गते मंसिर २०८१ Thursday

صفحات (8)

جلد نمبر (1) شمارہ نمبر (14) 2/جمادی الاخری 1446ھ - مطابق 05/ دسمبر 2024 بروز جمعرات،

وزیر اعظم اولی 4 روزہ دورے پر چین روانہ

نیپال اردو ٹائمز نمائندہ

احمد رضا ابن عبدالقادر

کاٹھمنڈو:

وزیر اعظم کے پی شرما اولی پیر کو چار روزہ سرکاری دورے پر چین روانہ ہو گئے۔ چینی وزیر اعظم لی کیانگ کی دوستانہ دعوت پر وزیر اعظم اولی کی قیادت میں 46 رکنی وفد چین کے دارالحکومت بیجنگ روانہ ہو گیاہے۔ وزیر اعظم اولی پیر کی صبح 11 بجے ہمالیہ ایئر لائنز کی خصوصی چارٹر پرواز سے چین کے لیے روانہ ہوئے۔ ان کا چارٹرڈ طیارہ نیپالی وقت کے مطابق شام 6 بج کر 10 منٹ پر بیجنگ میں اترے گی۔ منگل کی شام وہ بیجنگ میں نیپالی باشندوں سے ملاقات کریں گے۔ وہ 3 دسمبر کو چینی وزیر اعظم لی کیانگ کے ساتھ دوطرفہ ملاقات کریں گے۔ ملاقات کے دوران دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا اور مفاہمت کی متعدد یادداشتوں سمیت بعض معاہدوں پر دستخط ہونے کی توقع ہے۔ خارجہ سکریٹری امرت رائے نے کہا کہ نیپال اور چین کے درمیان سڑک کنیکٹیویٹی، اور چین کے درمیان سڑک کنیکٹیویٹی، ہائیڈرو پاور ٹرا سمیشن لائنوں ، ہسپتالوں، یونیورسٹیوں وغیرہ کی تعمیر کے لیے ایک معاہدے کی توقع ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر چین نیپال کی تجویز سے اتفاق کرتا ہے تو بیلٹ اینڈ روڈ کے نفاذ کے معاہدے پر بھی دستخط کیے جاسکتے ہیں۔ منگل کو وزیر اعظم اولی چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات اولی چینی شی جن پنگ سے کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ چین کی نیشنل پیپلز کانگریس کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر مین ژاؤ لچی سے بھی ملاقات کریں گے۔ وزیر اعظم اولی 4 دسمبر کو پکینگ یونیورسٹی میں منعقدہ ایک تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ اسی دن وہ بیجنگ میں چائنہ کونسل فار پروموشن آف انٹر نیشنل ٹریڈ اور نیپال کنفیڈریشن آف انڈسٹری اینڈ کامرس کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر نیپال چین بزنس فورم سے خطاب کریں گے۔ اسی دن بیجنگ میوزیم کا دورہ کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔ اسی شام، وزیر اعظم بیجنگ میں نیپالی سفارت خانے کے زیر اہتمام عشائیے میں شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم اولی کے ساتھ ان کی اہلیہ رادھیکا شاکیا بھی ہوں گی۔ اسی طرح نیپالی وفد میں وزیر اعظم اولی کی قیادت میں وزیر خارجہ ڈاکٹر ارجو رانا دیوبا، وزیر اعظم کے چیف ایڈوائزر بشنو پرساد رمل، وزیر اعظم کے اقتصادی اور ترقی کے مشیر ڈاکٹر یوراج کھٹیواڈا، اراکین پارلیمنٹ ، خصوصی زمرہ کے سرکاری افسران

بھی شعبے کے نمائندے، میڈیا پرسن اور دیگر وزیر اعظم اولی 5 دسمبر کو صبح بیجنگ سے روانہ ہوں گے اور دوپہر 2:30 بجے تک وطن واپس آئیں گے۔

جنوبی لبنان میں اسرائیلی بمباری، حزب اللہ صلاحیتوں کو از سر نو تعمیر کی کوشش کر رہی: رپورٹ

مشرق وسطی ایجنسی

اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ اس نے بدھ کے روز جنوبی لبنان میں ایک راکٹ لانچنگ پیڈ کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ حملہ حزب اللہ کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کے ایک ہفتے بعد کیا گیا ہے۔ فوج نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی فضائیہ نے جنوبی لبنان میں مجدل زون میں میزائل لانچنگ پیڈ پر بمباری کی۔ یاد رہے یہ بمباری اسرائیل اور لبنان کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔

اس کے علاوہ، تازہ ترین امریکی انٹیلی جنس معلومات سے واقف چار ذرائع نے رائٹرز کو بتایا کہ اسرائیلی حملوں کی وجہ سے لبنانی حزب اللہ گروپ کی عسکری صلاحیتوں میں شدید کمی واقع ہوئی ہے لیکن یہ گروپ ممکنہ طور پر اپنے ذخائر اور افواج کو دوبارہ تعمیر کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ خطے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو طویل مدتی خطرہ لاحق رہے۔ ایک سینئر امریکی اہلکار، ایک اسرائیلی اہلکار، اور دو امریکی نمائندے جنہیں انٹیلی جنس معلومات کے بارے میں بریفنگ دی گئی، نے رپورٹ میں نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے پچھلے چند ہفتوں میں اندازہ لگایا تھا کہ حزب اللہ نے نئے جنگجوؤں کی بھرتی کے لیے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اسی طرح حزب اللہ نے مقامی پیداوار اور شام کے راستے مواد کی سمگلنگ کے ذریعے اپنے جنگجوؤں کو دوبارہ مسلح کرنے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے۔ جنگ بندی کے بعد درجنوں خلاف ورزیوں کے بعد لبنان کی جنوبی سرحدوں پر کشیدگی پھیل گئی ہے۔ لبنانی فوج نے جنوب میں اپنی تعیناتی جاری رکھی ہوئی ہے۔ اسرائیلی فوج نے اپنے داخل ہونے والے دیہاتوں سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ جنگ بندی کی نگرانی کرنے والی کمیٹی اگلے جمعہ کو الناقورہ میں بین الاقوامی افواج کے ہیڈ کوارٹرز میں اپنا پہلا اجلاس منعقد کرنے کی توقع کر رہی ہے۔ یہ کمیٹی امریکی جنرل جیسپر جیفرز کی قیادت میں ہے اور اس میں لبنانی فوج کے نمائندے بریگیڈیئر جنرل ایڈگر لونڈس اور فرانسیسی فریق کے نمائندے جنرل گیلوم پونچن شامل ہیں۔ امریکی حکام نے وال سٹریٹ جرنل کو بتایا کہ لبنان میں جنگ بندی کی نگرانی کے طریقہ کار کی قیادت کرنے والی ٹیم آنے والے دنوں میں پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرے گی۔ ایک سینئر لبنانی اہلکار نے وضاحت کی کہ معاہدے کو نافذ کرنے کے لیے لبنانی فوج نے جنوبی لبنان میں ابھی تک مکمل طور پر تعیناتی نہیں کی ہے۔ نگراں وزیر اعظم نجیب میقاتی نے کہا ہے کہ سفارتی رابطے جاری ہیں جس کا مقصد اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی قرارداد کی خلاف ورزیوں کو روکنا اور لبنان کے سرحدی شہروں سے اسرائیلی انخلا ہے۔

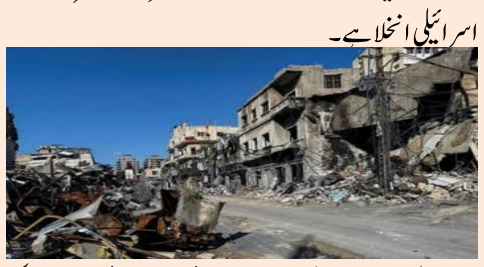

اسی تناظر میں لبنان کے وزیر صحت فراس الابیض نے بدھ کو ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ لبنان پر اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں 4047 افراد جاں بحق اور 16698 زخمی ہوچکے ہیں۔ لبنان کے وزیر برائے تعمیرات عامہ اور ٹرانسپورٹ علی حمیہ نے بدھ کو عرب اور غیر ملکی ایئر لائنز کی پروازوں کو رواں ماہ کی 15 تاریخ تک جاری رکھنے کا اعلان کیا۔

امریکی معاون وزیر خارجہ ڈونالڈ لو نیپال کے دورے پر

نیپال اردو ٹائمز: امریکی معاون وزیر خارجہ "ڈونلڈ لو" تین روزہ دورے پر نیپال آرہے ہیں۔ وہ 8 سے 10 دسمبر تک کاٹھمانڈو میں قیام کریں گے، جنوبی ایشیا کے دورے کے دوران بھارت اور سری لنکا کے دورے کے بعد نیپال آنے والے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق، انہیں نیپال کے راستے امریکہ واپس جانا ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے مطابق اس موقع پر نیپال میں ماحولیاتی تحفظ، پائیدار ترقی اور دیگر مسائل پر بات چیت کا پروگرام ہے۔ دورے کے دوران وہ نوجوانوں سے انٹرویو کریں گے اور بعض رہنماؤں سے ملاقات بھی کریں گے۔

نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق ملازمت دی جائے: چیئرمین، دیوبا

کاٹھمنڈو: کانگریس کے چیئرمین اور سابق وزیر اعظم شیر بہادر دیوبا نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق ملازمتیں دی جانی چاہئیں، انہوں نے چھٹی ایشیائی آبادی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی ایشیاء کے ممالک جن میں 60 فی صد دنیا کی آبادی کا نوجوانوں کو ان کی

صلاحیتوں کے مطابق منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر نوجوانوں کو پیداوار کے شعبے میں نئی ایجادات کے ساتھ کاروبار سے منسلک نہیں کیا جاسکا تو بیرون ملک جانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے درکار ذرائع اور وسائل کی کمی کے باوجود نوجوانوں کو بیرون ملک جانے سے روک کر پیداواری شعبے میں لگانا ضروری ہے۔ دنیا کی 60 فیصد آبادی والے جنوبی ایشیاء کے ممالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام پر لگائیں۔ اگر ہم نوجوانوں کو پروڈکٹیوٹی سیکٹر میں نئی ایجادات کے ساتھ انٹر پرینیورشپ میں شامل نہیں کریں گے تو مواقع کی تلاش میں غیر ملکیوں کا خطرہ ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمارے منصوبے اور ترجیحات اس پر مرکوز ہوں۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے درکار و ذرائع اور وسائل کی کمی کے باوجود یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو بیرون ملک جانے سے روکیں اور انہیں پیداواری شعبے میں شامل کریں ۔ نیپال نے تولیدی صحت میں پائیدار ترقی کے اہداف حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات پر غور کرتے ہوئے، میں توقع کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے رہنما اصول فراہم کرے گی۔

بدھ کی جائے پیدائش پر مراقبہ کیلئے ایک ہال بنایا گیا ہے: وزیر اعظم

لمبنی: وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے لمبنی میں 5,000 لوگوں کی گنجائش والا ایک بین الاقوامی آڈیٹوریم بنایا گیا ہے کیونکہ اس جگہ پر مراقبہ کرنا لازمی ہے جہاں بدھ کی پیدائش ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہال کی تعمیر کے بعد بین الاقوامی سطح کی میٹنگز اور کانفرنسز کا انعقاد ممکن ہو سکے گا۔ جب وہ 2073 میں بدھ جینتی پر لمبنی آئے تھے جب وہ پہلی بار وزیر اعظم بنے تھے، حوری نے یاد کیا کہ اس نے تقریب کے مقام کے خیمے کو دھماکے سے اڑادیا اور فوری طور پر ایک عارضی ہال بنایا جس میں 3000 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ دوسری بار وزیر اعظم بنے تو 2074 میں انہوں نے 5000 ہزار افراد کی گنجائش والے بین الاقوامی سیمینار ہال کی تعمیر کے لیے بجٹ مختص کر کے تعمیر کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا ہال کو صحیح طریقے سے بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا جہاں بدھ کی بات ہو، وہاں مراقبہ ہونا چاہیے۔ اس لیے یہ ہال ٹھیک ہے۔ جمعہ کو منعقدہ لمبنی بیدھا یونیورسٹی کی 20 ویں سالگرہ اور تیسرے کنووکیشن کی تقریب میں بلدیولی نے کہا کہ لمبنی نہ صرف بدھ کی جائے پیدائش ہے بلکہ بدھ فلسفے کا مرکز بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم بدھ مت کے فلسفے کے منبع پر ہیں اس لیے یونیورسٹی کو اس کی توسیع پر توجہ دینی چاہیے۔ وہ بدھا کی تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔ چونکہ بدھ کے فلسفے کا نچوڑ سچا ہے، اس لیے اس نے

سچائی کی پیروی پر تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں لاگو کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ وہ بطور چانسلر یونیورسٹی کی طرف سے زور دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اولی نے کہا کہ چونکہ تمام طالب علم بدھ مت کی تعلیمات کے پیروکار اور اسکالر ہیں، انہیں سب سے پہلے بدھ مت کی خوبیوں اور دیا گیا ٹائٹل حوالے کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ دو بیدہ دھرم کی مبلغ دھماوتی گروما کو پہلی اعزازی ڈگری عطا کرتے ہوئے خوش ہیں۔ انہوں نے یونیورسٹی کی جانب سے مختلف سطحوں پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے اور گولڈ میڈل جیتنے اور مختلف بین الاقوامی مقابلوں میں حصہ لینے والے طلباء کو مبارکباد دی۔

نیپال میں خواتین کے خلاف تشدد اور امتیاز: ایک سنگین مسئلہ

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نیپال کا آئین عدل، جامع ، اور شراکتی اصولوں کی بنیاد پر ایک خوشحال اور منصفانہ معاشرے کی تعمیر کا عزم رکھتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج بھی خواتین امتیاز اور تشدد کا شکار ہیں۔ گھریلو تشدد، جنسی تشدد، اور صنفی بنیاد پر ہونے والے مظالم سب سے زیادہ بچیوں، نوجوان لڑکیوں، اور خواتین کو متاثر کر رہے ہیں۔ انسانی اسمگلنگ اور بیرون ملک ملازمت کے نام پر خواتین اور لڑکیوں کی اسمگلنگ جیسے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تشدد کا شکار خواتین کو انصاف دلانے کے لیے قوانین میں درج سزاؤں کا مؤثر نفاذ نہیں ہو پارہا۔ ملک میں بوسیدہ رسم و رواج جیسے کالے جادو کے الزامات، ماہواری کے دوران علیحدگی، جہیز، تلک، چھوت چھات، اور گھریلو تشدد کی وجہ سے خواتین مختلف اقسام کے تشدد، امتیاز ، اور توہین برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔

گھریلو تشدد اور قریبی رشتہ داروں کے جرائم، پولس کے مطابق گزشتہ مالی سال میں صنفی تشدد کے 20,913 مقدمات درج کئے گئے، جن میں 16,519 شکایات گھریلو تشدد سے متعلق تھیں ۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ 88.2 فیصد جنسی تشدد کے واقعات قریبی رشتہ داروں یا جان پہچان کے افراد کی جانب سے کئے گئے۔ پولس نے رپورٹ کیا کہ پچھلے سال 3,243 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن میں سے 810 افراد متاثرہ خواتین کے قریبی رشتہ دار تھے۔ مزید برآں، 62 شوہر، 953 پڑوسی، اور 67 اساتذہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف جنسی تشدد کے مقدمات میں ملوث پائے گئے ۔ خواتین کے خلاف تشدد کی یہ تصویر معاشرے کو بدصورت اور خوفزدہ بنا رہی ہے۔ صنفی تشدد کے واقعات میں سے 80 فیصد گھریلو تشدد کے ہیں۔ پولس کا کہنا ہے کہ بیشتر واقعات میں چاہے وہ متاثرین ہوں یا مجرمین دونوں تعلیمی اعتبار سے کمزور ہیں گویا کہ کم تعلیمی پس منظر رکھنے والے افراد زیادہ متاثرین اور مجرم ہیں۔

خواتین کے عدل پر مبنی حقوق کے لئے جد وجہد، خواتین نے معادل حقوق کے قیام کے لئے باشعور اور منصوبہ بند جد وجہد کی ایک طویل تاریخ طے کی ہے۔ نیپال میں خواتین کے خلاف ہونے والے تشدد کے خلاف سب سے پہلے آواز اٹھانے والی خاتون یوگمایانیو پانے تھیں۔ انہوں نے اُس وقت کے نیپالی معاشرے میں خواتین پر ہونے والے ظلم، ناانصافی اور دقیانوسی روایات کے خاتمے کے لئے مضبوطی سے آواز اٹھائی۔ کبھی بیداری مہم کے ذریعے تو کبھی سڑکوں پر جد وجہد کے ذریعے خواتین نے معادلانہ حقوق کے لیے خود کو منظم کیا۔

بیرون ملک کام کرنے والی خواتین کی مشکلات،

بیرون ملک روزگار کے لئے جانے والی خواتین بھی اپنے حقوق کے لئے منظم ہو رہی ہیں لیکن انہیں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جیسے کہ اپنی صلاحیتوں اور قابلیت کے مطابق کام نہ ملنا ، مزدوروں کے حقوق کی پامالی۔ اور دھوکہ دہی کا شکار ہونا۔

سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تاثرات شائع کرنا قانوناً جرم:

وزارت داخلہ کاٹھمانڈو:

وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ سوشل میڈیا کے ذریعہ انتشار پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ حال ہی میں وزارت داخلہ نے کہا کہ کچھ لوگ عوامی امن و امان کو بگاڑنے کے لیے سوشل میڈیا کے ذریعہ نفرت انگیز تاثرات پھیلا رہے ہیں۔ وزارت نے جمعہ کو ایک بیان جاری کیا اور کہا کہ اس نے اس حقیقت کی طرف سنجیدگی سے توجہ مبذول کرائی ہے کہ سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے قانون کی طرف سے ممنوع بدنیتی پر مبنی اور گمراہ کن تاثرات کو عام کیا جارہا ہے، جو سماجی ہم آہنگی اور وقار کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ عوامی امن میں خلل ڈال رہا ہے۔ وزارت داخلہ کے نوٹس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص جہاں بھی ایسا کرتا ہے، یہ قانون کے مطابق جرم اور قابل حق سزا ہے۔

کیرلا میں: حادثے میں ایم بی بی ایس کے 5 طالب علموں کی موت

کوزی کوڈ: کیرلا کے الاپپوزا کے کلار کوڈ میں ایک کار اور بس کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ الپپوزا کے کلار کوڈ کے مقام پر پیش آنے والے اس المناک حادثے میں میڈیکل کے پانچ طلباء اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور دو دیگر شدید زخمی ہوئے۔ بتایا جارہا ہے کہ بس کی رفتار بہت تیز تھی جس کی وجہ سے وہ کار سے ٹکرا گئی۔ ہلاک شدگان کی شناخت محسن محمد، ابراہیم اور دیوان کے طور پر کی گئی ہے، جو وندنم میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس سال اول کے طالب علم تھے۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ کار بری طرح تباہ ہوگئی۔ گاڑی کو کاٹنے کے بعد لوگوں کو باہر نکالا گیا۔ دو شدید زخمی طالب علموں کو وندنم میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مرنے والے کوزی کوڈ، کنور، چرتھلا اور لکشدیپ کے رہنے والے تھے۔ اسی وقت کے ایس آر ٹی سی بس میں سوار چار مسافروں کو معمولی چوٹیں آئیں اور ان کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ حکام حادثے کی وجوہات کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

ٹرمپ اسرائیلی یرغمالیوں کی عدم رہائی پر آگ بگولہ، مشرق وسطیٰ کو جہنم بنانے کی دھمکی دے ڈالی

واشنگٹن(ایجنسیاں):

نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی یرغمالیوں کی عدم رہائی پر مشرق وسطیٰ کو جہنم بنانے کی دھمکی دی ہے۔ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ 20 جنوری کو میری حلف برداری سے قبل اگر اسرائیلی یرغمالیوں کو رہانہ کیا گیاتو مشرق وسطیٰ کو جہنم بنادیں گے۔

سوشل میڈیاپلیٹ فارم "ٹرتھ سوشل" پر جاری اپنے بیان میں ٹرمپ نے کہا کہ وہ افراد جو انسانیت کے خلاف یہ مظالم کررہے ہیں، انہیں اپنی کارروائیوں کی قیمت چکانی ہوگی۔

انہوں نے مزید کہا کہ ان کی حکومت ذمہ داروں کو ایسا سبق سکھائے گی جو امریکی تاریخ میں کبھی نہیں دیا گیا۔

ٹرمپ کی اس دھمکی کے بعد اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری کشیدگی میں مزید شدت آنے کا خدشہ ہے۔اس سے قبل غزہ میں اسرائیلی

یرغمالیوں کے حوالے سے حماس نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ 14 ماہ کی جنگ کے دوران 33 یرغمالی ہلاک ہوچکے ہیں جبکہ کئی یرغمالی ابھی بھی لاپتاہیں۔

حماس نے اسرائیل کو خبردار کیا کہ وہ یرغمالیوں کے حوالے سے جو بھی اقدامات کرے، وہ جلدی کرے ورنہ بہت دیر ہوجائے گی۔

اسرائیلی حکومت نے یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ابھی تک کوئی باضابطہ ردعمل نہیں دیاہے، مگراس تمام صورتحال نے خطے میں مزید سیاسی کشیدگی پیدا کردی ہے، اور ٹرمپ کی دھمکی نے عالمی سطح پر اسرائیل اور حماس کے مابین مذاکرات کی راہ میں نئی مشکلات پیدا کردی ہیں۔

ایران پر مزید اقتصادی پابندیاں عائد

واشنگٹن،04دسمبر:امریکہ ایران کے خلاف پابندیوں کو مزید بڑھ کر پابندیوں کی تازہ اقدام کے تحت 35ایرانی شخصیات اور شعبوں یااداروں کو زد میں لیاگیاہے۔ تاکہ ایران کا بین الاقوامی آئل مارکیٹ سے رابطہ منقطع رہے۔امریکی محکمہ خزانہ کے مطابق اس سے پہلے ایران پر 11 اکتوبر کو پابندیاں لگائی گئی تھیں جو ایران کے اسرائیل پر یکم اکتوبر کے حملے اور جوہری پروگرام کو آگے بڑھانے کے اعلان کی پاداش میں عائد ہوئی تھی۔امریکی محکمہ خزانہ کو اس پر اعتراض ہے کہ ایران ابھی تک اپنا تیل فروخت کررہاہے اور اپنا پیسہ جوہری پروگرام پر خرچ کررہاہے۔نیز امریکہ اور دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کی طرح بغیر پائلٹ اڑنے والے ڈرونز بنانے اور سائنسی میدان میں ترقی کے لیے بھی خرچ کررہاہے۔

مصر:بڑی شخصیات پر مشتمل نئی سیاسی جماعت کے اعلان کی تیاری

مصر میں آنے والے ہفتوں کے دوران میں ایک نئی اور بڑی سیاسی جماعت کا اعلان کیا جائے گا۔اس کا مقصد 2025 میں ہونے والے آئندہ پارلیمانی انتخابات میں حصہ لینے کی تیاری ہے۔ معلومات کے مطابق نئی جماعت کی مرکزی کونسل مصر میں 5 سینئر ترین سیاست دانوں پر مشتمل ہوگی۔جماعت کے ارکان میں وزراء، ارکان پارلیمنٹ اور عام شخصیات شامل ہوں گی۔ گذشتہ دنوں کے دوران میں اس حوالے سے ملاقاتوں کا سلسلہ تیز ہوگیا۔اس سلسلے میں آخری اجلاس منگل کی شام قاہرہ کے مشرقی حصے میں واقع ایک بڑے ہوٹل میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس چار گھنٹے جاری رہا جس کے دوران میں جماعت کے تنظیمی ڈھانچے کو حتمی شکل دی گئی۔اس کے علاوہ جماعت کے ارکان کے چناؤ اور سیاسی میدان میں قدم رکھنے کے طریقہ کار زیر بحث آئے۔سال 2020 میں ہونے والے انتخابات میں "مستقبل وطن" نامی جماعت نے پارلیمنٹ کے اندر سب سے زیادہ 315نشستیں حاصل کی تھیں۔اس کے بعد دوسرا نمبر آزاد امیدواروں (93) کا تھا۔ واضح رہے کہ اسٹیٹ انفارمیشن سروس کے مطابق مصر میں کافی زیادہ سیاسی جماعتیں ہیں جن کی مجموعی تعداد 87کے قریب ہے۔شجر الدین

غزہ میں اسرائیلی جنگ سے اب تک 44532 فلسطینی قتل،105538زخمی

اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی پر جاری اپنی 14 ماہ کو چھو رہی اب تک کی جنگ میں 44532 فلسطینیوں کو قتل کر دیا ہے۔ ان قتل کیے گئے فلسطینیوں میں 70 فیصد کے لگ بھگ فلسطینی بچے اور عورتیں ہیں۔ غزہ میں قائم فلسطینی وزارت صحت کی طرف سے بدھ کے روز جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق پچھلے صرف چوبیس گھنٹوں کے دوران 28 فلسطنیوں کو اسرائیلی فوج نے قتل کیاہے۔ جبکہ چوبیس گھنٹوں کے دوران زخمی ہونے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

فلسطینی وزارت صحت کے جاری کردہ ان تازہ اعدادو شمار کے مطابق اب تک کی اسرائیلی جنگ میں اسرائیل کی فوج نے 105538 فلسطینیوں کو زخمی کیاہے۔ تاہم ان زخمیوں کے لیے کوئی بھی ہسپتال مکمل حالت میں باقی نہیں ہے نہ کسی ہسپتال میں زخمیوں کے علاج و معالجے کے لیے مناسب سہولت موجود ہے۔

ناک کی سرجری کروانے پر پیرو کی صدر سے استعفیٰ کا مطالبہ

لیما: جنوبی امریکہ کے ملک پیرو کی صدر ڈینا بولوارٹے کو ناک کی سرجری کروانا مہنگا پڑ گیا۔بین الاقوامی میڈیا رپورٹ کے مطابق سرجری کے دوران اپنی ذمے داریاں کسی اور کو نہ سونپنے پر پیرو کی پارلیمنٹ میں موجود کچھ قانون سازوں نے صدر ڈینا بولوارٹے کو عہدے سے برطرف کرنے کا مطالبہ کر دیاہے۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2023ء کی گرمیوں میں پیرو کی 62 سالہ صدر ڈینا بولوارٹے نے اپنے ناک کی جو سرجری کروائی اس پر سوشل میڈیا اور مقامی میڈیا پر طویل بحث جاری رہی لیکن اب گزشتہ روز اس بات کی باضابطہ طور پر تصدیق ہو گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق گزشتہ روز پیرو کے وزیرِ اعظم البرٹو اوٹارولا نے کانگریس کمیشن کے سامنے یہ بتایا کہ صدر ڈینا بولوارٹے نے مجھے بتایا تھا کہ وہ سانس لینے میں دشواری ہونے کی وجہ سے ناک کی سرجری کروانے جارہی ہیں۔

شاہ چارلس کی امیر قطر کی ثالثی کی کوششوں کی ستائش

لندن:نیوز ایجنسی

قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمدان الثانی سرکاری دورے پر برطانیہ پہنچ گئے۔شاہ چارلس سوم نے امیرِ قطر کی ثالثی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہاہے کہ قطر کی مسلسل محنت، استقامت اور سفارتی کوششوں کا کسی سے بھی موازنہ نہیں کیاجاسکتا۔دوسری جانب امیرِ قطر نے بھی شاہ چارلس کی بین

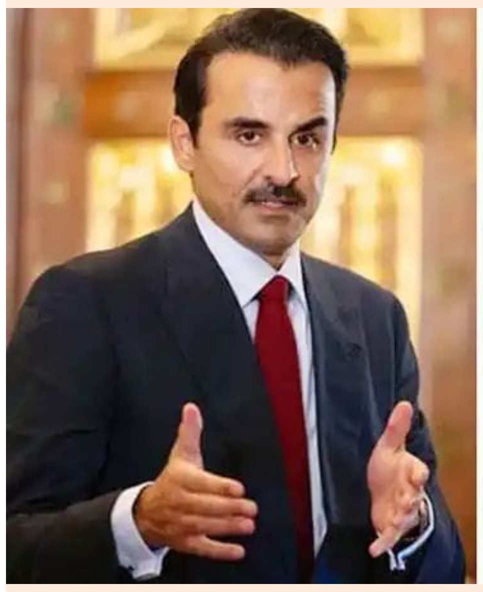

امن اور ماحول کے تحفظ کے لیے کوششوں کو سراہاہے۔اُنہوں نے کہاہے کہ برطانیہ اور قطر ناصرف دوست بلکہ اسٹریٹجک اور سرمایہ کاری کے شراکت دار ہیں۔امیرِ قطر شیخ تمیم بن حمدان الثانی نے لندن میں ویسٹ منسٹر ایبے کا بھی دورہ کیاجہاں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے غزہ کی صورتِ حال پر بھی بات کی۔اُنہوں نے کہاکہ غزہ کی پٹی مکمل تباہی کا شکارہے، مسئلہ فلسطین کا حل خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام میں ہے، قطر نے غزہ جنگ کے خاتمے کے لیے شراکت داروں کے ساتھ نیک نیتی سے ثالث کا کردار انجام دیاہے۔امیر قطر نے کہاکہ یوکرین اور غزہ تنازع پر مزید کام کرنیکی ضرورت ہے، ہمیں اپنے دلوں کو نرم کرناچاہیے اور غزہ کے مظلوم فلسطینیوں کی فریاد کو سنناچاہیے۔

جنوبی کوریا کے صدر کیخلاف ملک سے غداری کا الزام جنوبی کوریا کے صدر کیخلاف ملک سے غداری کا الزام

سیئول:

جنوبی کوریا کے قانون سازوں نے ناکام مارشل لاء کے بعد صدر یون سک یول کے خلاف مواخذہ کی تحریک شروع کردی۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق سیاسی دباؤ کے باعث جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے چہارشنبہ کے روز علی الصبح ملک میں نافذ مارشل لاء اٹھالیاجس کے بعد فوج کی بیرکوں میں واپسی ہوگئی ہے۔میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ فوج نے پارلیمنٹ کو گھیر لیا تھا جس پر پارلیمنٹ نے مارشل لاء کے نفاذ کے خلاف ووٹ دیا تھا۔مارشل لاء لگانے کے بعد پارلیمنٹ تیزی سے حرکت میں آئی، قومی اسمبلی کے اسپیکر وون شیک نے اعلان کیاکہ یہ قانون 'غلط' ہے اور قانون ساز عوام کے ساتھ جمہوریت کا تحفظ کریں گے۔اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے صدر یون سک یول کے اقدام کی شدید مخالفت کرتے ہوئے کہاگیا کہ صدر کا اقدام ملک سے غداری ہے، مارشل لاء کا فیصلہ واپس لینے کے بعد انہیں عہدہ سے استعفیٰ دینا پڑے گا۔میڈیا رپورٹس کے مطابق جنوبی کوریا کی اپوزیشن جماعتوں نے صدر یون سک یول کیخلاف مواخذہ کی تحریک جمع کرادی۔ اپوزیشن جماعتوں کا کہنا ہے کہ صدر کیخلاف مارشل لاکے نفاذ پر مواخذہ کی تحریک پیش کردی اور مواخذے کی تحریک پر جمعہ تک ووٹنگ متوقع ہے۔جنوبی کوریا کے صدر یون سک یول نے قوم سے خطاب میں کہا تھا کہ اپوزیشن کی ریاست مخالف سرگرمیوں کے باعث مارشل لاء نافذ کیا، شمالی کوریا کی طرف جھکاؤ رکھنے والی اپوزیشن پارلیمنٹ پر قابض تھی۔جنوبی کوریا کے صدر نے پارلیمنٹ میں اکثریت رکھنے والی اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے حالیہ اقدامات کو اس فیصلے کا محرک قرار دیا تھا جس نے حکومتی بجٹ کو مسترد کردیا تھا اور ملک کے چند اعلیٰ پراسیکیوٹرز کے مواخذے کی تحریک پیش کی تھی۔جنوبی کوریا کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ نے مارشل لاء کے نفاذ کو غیر آئینی قرار دیاتھا، جنوبی کوریا کے 300 کے ایوان میں 190 ارکان نے مارشل لاء کے خلاف ووٹ دے کر صدارتی فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔دریں اثناء سیئول کابینہ کے ارکان نے مارشل لاء کے خاتمے کے لیے پارلیمان میں پیش کی جانے والی تحریک کی متفقہ منظوری کے بعد مارشل لاء کے خاتمہ کے فیصلے کی منظوری دے دی۔کابینہ نے اس تحریک پر ووٹ دیا جس کے تحت مارشل لا کا نفاذ باضابطہ طور پر ختم کر دیا جائے گا، جو تقریبا 6 گھنٹے تک نافذ رہا۔مقامی وقت کے مطابق صبح ساڑھے چار بجے مارشل لا

ہٹانے کی تحریک منظور کی گئی اور اس عمل کو باضابطہ طور پر منسوخ کر دیا گیا۔جنوبی کوریا کے صدر یون سوک یول نے اس بنیاد پر مارشل لاء کا اعلان کیا کہ حزب اختلاف ریاست مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ایک ٹی وی چینل کو دیے گئے ایک بیان میں صدر یون نے حزب اختلاف پر ریاست مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا۔ملک میں 'مارشل لاء' کا اعلان کرتے ہوئے یون نے کہا کہ مارشل لا کا مقصد شمالی کوریا کے حامی افواج کا خاتمہ اور آزادی کے آئینی نظام کا تحفظ کرنا ہے۔یون، جنہوں نے اپنے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ مئی 2022 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد سے اب تک سرکاری عہدیداروں کے خلاف مواخذے کی 22 تحریکیں دائر کی جا چکی ہیں اور حزب اختلاف نے جون کے بعد سے 10 ویں بار انہیں قومی اسمبلی میں عہدے سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔

سراقہ رضوی نیپال اردو ٹائمز

نمیبیا میں پہلی مرتبہ خاتون صدر منتخب

ونڈھوک: نمیبیا میں پہلی مرتبہ خاتون کو صدر منتخب کر لیا گیا۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق 72 سالہ ننڈی ندائتواہ 57 فیصد ووٹوں سے ملک کی پہلی خاتون صدر منتخب ہوئیں۔غیر ملکی میڈیا کے مطابق فروری میں صدر ہیگ گینگوب کی موت کے بعد ننڈی ندائتواہ کو نائب صدر مقرر کر دیا گیا تھا، وہ ڈپٹی وزیرِ اعظم اور کئی محکموں کی وزیر بھی رہ چکی ہیں۔سیاسی جماعت جنوبی مغربی افریقہ پیپلز آرگنائزیشن (SWAPO) سے تعلق رکھنے والی ننڈی ندائتواہ نے صدر منتخب ہونے کے بعد کہا کہ نمیبیا کے عوام نے امن اور استحکام کے لیے ووٹ دیاہے۔

فائر بندی معاہدہ کے باوجود اسرائیل کا لبنان پر حملہ

جنوب میں اسرائیلی فوج کے حملوں سے اپنی افادیت کھو بیٹھا۔لبنان کی سرکاری ایجنسی این این اے کی خبر کے مطابق اسرائیلی فوج نے لبنان کے جنوب میں مختلف علاقوں میں فضائی حملے کیے۔اسرائیلی جنگی طیاروں کے حملوں میں ڈراونز نے گشتی پروازیں کرتے ہوئے ان کی ہمراہی کی۔اسرائیلی ڈراونز نے دارالحکومت بیروت کے آسمانوں پر نچلی پرواز کی۔اسرائیلی فوج نے 27 نومبر کو ہونے والی جنگ بندی کے باوجود لبنان کے خلاف کل حملے شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔فوج کی جانب سے جاری کیے گئے تحریری بیان میں کہا گیاہے کہ لبنان کے خلاف حملے شروع کردیے گئے ہیں اور تفصیلات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔27 نومبر کو جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اسرائیلی فوج نے کم از کم 73 جنگ بندی کی خلاف ورزیاں کیں جس کے نتیجے میں 2 افراد ہلاک اور 6 افراد زخمی ہوئے۔

فلسطین کے قیام کیلئے فرانس اور سعودیہ کا مشترکہ کانفرنس بلانے کا اعلان

ریاض / پیرس : فرانسیسی صدر ایمانوئیل میکرون نے اعلان کیاہے کہ وہ سعودی عرب کے ساتھ مل کر فلسطینی ریاست کے قیام کیلئے مشترکہ کانفرنس بلائیں گے۔اسرائیل اور ممکنہ فلسطینی ریاست کا حوالہ دیتے ہوئے صدر میکرون کا کہنا تھا کہ جون میں کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے، سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور میں اس کانفرنس کی مشترکہ صدارت کریں گے۔انہوں نے کہاکہ آنے والے وقت میں مسئلہ فلسطین کے حل کیلئے ہم اپنی سفارتی کوششوں میں مزید اضافہ کریں گے تاکہ شراکت داروں سمیت ہر کسی کو اس معاملے کے حل کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔اس موقع پر صحافیوں نے ان سے سوال کیاکہ کیا فرانس فلسطینی ریاست کو تسلیم کرے گا؟ جس کے جواب میں صدر میکرون نے کہا کہ وہ صحیح وقت پر ایسا کریں گے جب اس سے دو طرفہ تسلیم کی تحریک شروع ہو۔انہوں نے کہاکہ ہم اس میں یورپی یا غیر یورپی کئی دیگر شراکت داروں اور اتحادیوں کو شامل کرناچاہتے ہیں جو دو ریاستی حل کی سمت بڑھنے کو تیار ہیں لیکن اب تک فرانس کے اقدام کا انتظار کررہے ہیں۔صدر میکرون نے اپنی گفتگو میں وضاحت کی کہ اس کاایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی تحریک کا آغاز کیا جائے اور یہ اسرائیل کو بھی اس کی سلامتی سے متعلق تحفظ فراہم کرسکتاہے اور ان کے لوگوں کو قائل کرسکتا ہے کہ دو ریاستی حل اسرائیل کیلئے بھی موزون ہے۔دوسری جانب سعودی عرب نے واضح کیاکہ آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے بغیر اسرائیل کو تسلیم نہیں کیاجائے گا۔

یوکرین کی نیٹو میں شمولیت قبول نہیں:روس

(ماسکوایجنسی)

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے کہاہے کہ یوکرین کی نیٹو میں شمولیت ناقابل قبول ہے اور ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے۔روسی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق لاوروف نے دارالحکومت ماسکو میں ہنگری کے وزیر خارجہ اور وزیر تجارت پیٹر سجارتو سے ملاقات کی۔ملاقات کے دوران روس اور ہنگری کے درمیان مختلف شعبوں میں تعلقات اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیاگیا۔پریس سے خطاب کرتے ہوئے لاوروف نے کہاکہ ہنگری کی انتظامیہ اپنے مفادات کے مطابق ایک آزادانہ پالیسی پر عمل پیرا ہے۔یوکرین کے بحران کا حوالہ دیتے ہوئے لاوروف نے کہاکہ اس بحران کی بنیادی وجوہات کو ختم کیا جانا چاہئے اور کہا، "اس کی ایک وجہ نیٹو کی مشرق کی طرف بڑھ کر یوکرین کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش ہے۔ یہ روسی سرحدوں پر ایک فوجی خطرہ ہے.

شائع کردہ: علماکونسل نیپال، لمبنی پردیش رجسٹرڈ۔
ہیڈ آفس:نول پراسی لمبنی پردیش نیپال
Published by Ulama Council Nepal.Reg.

مبارک ہو تمہیں دارا سکندر تاج شاہانہ ہزاروں تاج سے افضل ہمارا تاج مصباحی

ویسے تو دنیا کا ہر کام مشکل اور دشوار ہی ہوتا ہے لیکن تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف مشکل اور دشوار ہی نہیں بلکہ دشوار سے بھی دشوار ترین ہوتی ہے بالخصوص تصنیف و تالیف یہ توکس وناکس کے بس کی بات نہیں کیوں کہ اس میں جہد مسلسل، سعی پیہم، محنت ولگن ذوق مطالعہ، مواد کی تلاش جیسے دسیوں چیز کی ضرورت پیش آتی ہیں۔ پھر تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف کے دورانیہ میں ایسے ایسے حالات کو سامنا کرنا پڑتا ہے کہ کم ٹوٹ جاتی ہے اور ہمت و حوصلے جواب دینے لگتے ہیں۔ پھر شیطان اور شیطان کے چیلے وچماٹے اور شیطانی خیالات رکھنے والے اس ہمنوا بھی اس راستے میں کانٹے کی طرح رکاوٹ بن جاتے ہیں لیکن محنتی اور جفاکش لوگ کبھی اپنی ہمت نہیں ہارتے بلکہ ڈٹ کر ان مشکل حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور مخالفین کو دندان شکن جواب دیتے ہیں۔

لائق تحسین و قابل صد افتخار ہیں فارغین جامعہ اشرفیہ بالخصوص تنظیم پیغام شریعت کشن گنج کے فارغین:

مولانا داؤد رضا مصباحی صاحب، مولانا وسیم اکرم مصباحی صاحب، مولانا سالک رضا مصباحی صاحب، مولانا ذیشان احمد مصباحی صاحب، جنہوں نے اپنی جفاکشی کا بین ثبوت پیش کیا اور آج کے پر فتن دور میں بھی ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور جیسی عظیم اور مایہ ناز و ممتاز درسگاہ سے دینی تعلیم حاصل کیا۔ کل بتاریخ ۳/ دسمبر ۲۰۲۴ بروز منگل بعد نماز عشاء ان شاء اللہ العزیز جامعہ کے وسیع و عریض میدان میں پچاسواں عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پر بہار موقع پر علما و مشائخ کے ہاتھوں فضیلت و مصباحیت کا تاج زریں سجایا جائے گا۔

بالخصوص قابل تعریف ہیں مولانا داود رضا مصباحی صاحب جنہوں نے م ان شاء اللہ اپنی دستار بندی کے پر موقع پر قوم و ملت کو اپنی تصنیفی خدمات کے ذریعے ایک یادگار تحفہ اور انعام کتابی شکل بنام "امام احمد رضا سادات کرام کی نظر" میں عطا کیا جو کہ اپنے آپ میں ایک بہت بڑی بات ہے۔ زمانہ طالب علمی ہی سے تصنیف و تالیف کا شوق و ذوق پیدا ہونا ایک تابندہ مستقبل کی علامت و نشانی ہے۔ ہم صمیم قلب سے تمام فارغین کی بارگاہ میں خراج عقیدت و نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اللہ رب العزت اپنے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ سب کی عمر میں، عزت میں، علم میں، عمل میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دین متین کا سچا و پکا ترجمان بنائے آمین۔

آپ کو دستار و علم و فضل بہت بہت مبارک ہو،،

،،،،، تاج مصباحی بہت بہت مبارک ہو،،

پیشکش:_

محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

لائق تحسین و قابل صد افتخار ہیں محب محترم عزیزم "مولانا احمد رضا مصباحی صاحب قبلہ (دلال بستی، اسلام پور، اتر دیناج پور مغربی بنگال) جنہوں نے آج کے اس پر فتن دور میں بھی حفظ قرآن کی تکمیل کے بعد اپنا تعلیمی سفر مزید برقرار رکھا۔ اور ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ہی اعدادیہ سے فضیلت تک کا کورس مکمل کیا اور اب الحمدللہ بڑی مسرت کا اظہار ہو رہا ہے کہ موصوف کا یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر ہوا کہ ہندوستان کی عظیم الشان اور مایہ ناز و ممتاز دینی درسگاہ ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں مورخہ ۲/ دسمبر/ ۲۰۲۴ بروز پیر، پچاسواں عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پر بہار موقع جامعہ کے وسیع و عریض میدان میں جلیل القدر علما اور مشائخ کے مقدس و متبرک ہاتھوں مولانا احمد رضا مصباحی صاحب کے سر پر دستار علم و فضل کا تاج زریں سجایا جائے گا ان شاء اللہ العزیز۔

موصوف ایک بہترین اوصاف کے مالک، ذی استعداد، باصلاحیت اور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں اللہ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے۔ ساتھ ساتھ آپ ایک بہت اچھے قلم کار بھی ہیں۔ الحمدللہ

آپ سب کو بتاتے ہوئے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ مولانا احمد رضا مصباحی صاحب اپنی دستار بندی کے موقع پر ایک کتاب بنام "موافقات عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ" بھی تصنیف فرمائی ہے جو کہ اپنے آپ میں بہت بڑی بات ہے۔ تصنیف و تالیف کوئی آسان کام نہیں لیکن موصوف نے اس کو آسان کر دکھایا۔ ہم تہہ دل سے حضرت کی بارگاہ میں خراج عقیدت و نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کے قلم میں مزید تقویت عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت دین متین کی خوب خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ پیشکش:___

محمد رضوان احمد مصباحی
نیپال اردو ٹائمز

ادارۂ شریعہ سرلاہی کی منعقدہ میٹنگ کے کامیاب نتائج

مدھیس پردیش

نیپال اردو ٹائمز

آج بتاریخ :30/ نومبر/ 2024 بروز سنیچر ادارۂ شریعہ سرلاہی کی آفس میں تعمیری فلاحی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اکابر علمائے سرلاہی سمیت علمائے مسلم بورڈ و علمائے کونسل اور متعدد سماجی سیاسی کارکنان و دانشوران شرکت فرما کر اپنے آراء و مفید مشوروں سے نوازا اور مندرجہ ذیل اہم تجاویز بھی منظور ہوئے: **1 ادارۂ شریعہ کی اپنی زمین ہو جس پر ادارہ کی فلک بوس عمارت کی تاسیس و تعمیر ممکن ہو سکے**

2: تحصیل زمین کے ذرائع مندرجہ ذیل ہو

1: سرلاہی کے تمام ذمہ داروں سے تعاون و تبرع کے لئے رابطہ کرنا

2: باثر و رسوخ اجلہ علمائے کرام و مشائخ عظام جو ادارۂ شریعہ کے سرپرست ہیں ان کی معیت میں کام کرنا

نوٹ: ان عزائم کو بروئے کار لانے کے لئے بعض احباب نے ادارۂ شریعہ کی زمین خریداری میں حصہ بھی لیا ہے

3: فتاوی نویسی

بفضلہ تعالی سیکڑوں کی تعداد میں ادارۂ شریعہ سے فتاوی دئے جا چکے ہیں

4: فیصلے نافذ ہو

بفضلہ تعالی رویت ہلال کے علاوہ پچیس سے زائد اہم امور پر فیصلے نافذ ہو چکے ہیں

5: افتاء کورس کا بھی مکمل انتظام و انصرام ہو

6: ضروری مسائل پر عوام اہلسنت کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے ہر سال فقہی سیمینار منعقد ہو

ان اہداف کے علاوہ متعدد مقاصد و عزائم ہیں آپ حضرات کے دامے درمے سخنے قدمے تعاون سے ان شاء اللہ وہ عزائم بھی پورے ہوں گے اس لئے جملہ مسلمانوں کی تنظیم ادارۂ شریعہ کے اراکین آپ کے دروازے کو ضرور دستک دیں گے اللہ کے واسطے انھیں مایوس نہ فرمائیں

میٹنگ میں مخصوص شرکاء حضرات کے اسماء:

مفتی عبدالغفار ثاقب القادری قاضی ادارۂ شریعہ سرلاہی، مولانا رضوان احمد رحمانی صدر اعلی ادارۂ شریعہ، مولانا علی حسن سکریٹری ادارہ شریعہ، مفتی رفیق عالم مصباحی سرپرست ادارۂ شریعہ، مفتی شمس الحق سرپرست ادارۂ شریعہ، استاذ الشعرا میکائل رہبر نوری سرپرست ادارۂ شریعہ، مولانا الحاج عبد السلام نوری سرپرست ادارۂ شریعہ، ڈاکٹر مبشر حسن مصباحی مرکزی صدر مسلم بورڈ، مولانا معراج اصدق رضوی صوبائی صدر مسلم بورڈ، مولانا مجاہد الاسلام مصباحی سکریٹری مسلم بورڈ، مفتی نظام الدین ممبر مسلم بورڈ، مفتی انظار عالم مصباحی نائب قاضی سرلاہی، مولانا مشتاق احمد علیمی، مولانا قیس رضا رکن ادارۂ شریعہ، مولانا عطاء اللہ علیمی، مولانا عبید اللہ مصباحی، مولانا حشمت رضا نوری رکن ادارۂ شریعہ، مولانا ضمیر الدین چترویدی، صابر رضا ارمانی، احمد رضا رکن ادارۂ شریعہ، رضاء اللہ مونس مصباحی ضلعی صدر علما کونسل۔ مولانا نصر الدین رکن ادارۂ شریعہ، دلبر راہی رکن ادارۂ شریعہ، قاری ہارون رشید، گل محمد رضوی، حافظ رحمت علی رکن ادارۂ شریعہ، مولانا فیاض احمد مصباحی تحسین رضا رکن ادارۂ شریعہ، مولانا محمود امجدی، مولانا مظفر کمال انجم، قاری شکیل احمد، مولانا عبد العزیز، مولانا اصغر علی رضوی، مولانا قلم حسین، مولانا ارشاد علیمی، مولانا مہندی حسن علیمی، مولانا سراج حبیبی عزیزم معشوق علی، مولانا مصلح الدین، حافظ کتاب الدین

نیتا رضوان انصاری مرکزی صدر نیپال سنگھیہ سماجوادی پارٹی، میئر امیدوار شمیم خان، نور الحق مکھیا، الحاج قمر الدین، ڈاکٹر شہاب الدین، بختیار اخبار رپوٹر، اعجاز مکرانی، جن حضرات کے اسماء چھوٹ گئے ہیں آئندہ لسٹ میں اندراج کر دیا جائے گا

عرض گزار: محمد فرقان فیضی
30/ نومبر/ 2024

نیپال اردو ٹائمز و مجلہ "الفجر" کا رسم اجرا علما و مشائخ کے ہاتھوں سے عمل میں آیا

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے پچاسویں عرس، گولڈن جبلی کے موقع پر، المجمع الاسلامی، کے سیمینار ہال میں، دیدار کشت فکر و عمل، مذاکرہ کی ایک اہم نشست میں جو ابنائے قدیم وجدید جامعہ اشرفیہ مبارک کے لیے منعقد کی گ ءی تھی اور جس میں ملک و بیرون ملک کے مشاہیر دانشوران قوم وملت نے شرکت کی تھی ہندوستان کی عظیم عبقری شخصیتوں، حضرت خیر الاذکیا، علامہ محمد احمد مصباحی، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور، سراج الفقہا، محقق مسایل جدیدہ، مفتی محمد نظام الدین رضوی، بقیہ السلف، حضرت مولانا عبد المبین نعمانی، ممتاز اسلامی اسکالر ڈاکٹر فضل اللہ چشتی، جامعہ ہمدرد کے ہاتھوں، نیپال سے شایع ہونے والے دو اہم جریدوں کا اجرا عمل میں آیا، ایک ہفت روزہ اخبار نیپال اردو ٹائمز دوسرے عربی ماہنامہ الفجر۔

واضح ہو کہ نیپال اردو ٹائمز و مجلہ "الفجر" صرف ایک اخبار و جریدہ ہی نہیں بلکہ نیپالی مسلمانوں کی آواز اور ان کا نمائندہ بن چکا ہے۔ یہ مسلمانوں کے مذہبی، دینی، ملی، سماجی اور تعمیری و فلاحی کاموں کو اجاگر کرنے، نشر کرنے اور معرض وجود میں لانے کا ایک بہترین پلیٹ فارم بھی ہے۔ جس کے ذریعے مسلمانوں کے سینکڑوں الجھے ہوئے مسائل کی گتھیوں کو بھی سلجھایا جا سکتا ہے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے بے انتہا قلبی مسرت وخوشی کا اظہار ہو رہا ہے کہ ملک ہندوستان کی عظیم و مایہ ناز اور ممتاز درسگاہ ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے عظیم اسٹیج سے جشن زریں پچاسواں عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پر بہار موقع پر عزیز ملت حضرت علامہ عبد الحفیظ قدس سرہ العزیز سربراہ اعلی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، سراج الفقہا، محقق مسائل جدیدہ حضرت مفتی نظام الدین رضوی مصباحی صدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ عبد المبین نعمانی صاحب، شفیق ملت مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ شفیق الرحمٰن مصباحی صاحب، ادیب شہیر حضرت مفتی نفیس احمد مصباحی صاحب استاد جامعہ اشرفیہ مبارک پور، حضرت مولانا ارشد اقبال صاحب ساؤتھ افریقہ، ڈاکٹر فضل الرحمٰن چشتی صاحب دہلی، شہزادہ فقیہ ملے حضرت علامہ و مولانا مفتی ازہار احمدی مصباحی ازہری صاحب، ڈاکٹر اشرف الکوثر مصباحی صاحب جیسی عظیم و عبقری شخصیت اور دیگر سینکڑوں علما، مشائخ، ڈاکٹرز، اسکالرز اور ہزاروں عوام کی موجودگی میں نیپال اردو ٹائمز و مجلہ "الفجر" کا رسم اجرا عمل میں آیا جو کہ اپنے آپ میں بہت بڑی بات ہے اور کامیابی کی دلیل بھی۔

گلہائے عقیدت و نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں حضور مؤرخ نیپال حضرت مفتی محمد رضا مصباحی صاحب اور پوری ادارتی ٹیم (چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عبد الجبار علیمی صاحب، نائب ایڈیٹر: حضرت مفتی کلام الدین نعمانی صاحب، معاون: حضرت مولانا سراقہ رضوی صاحب، حضرت مولانا عبد القیوم صاحب سعدی حضرت مولانا شفیق رضا ثقافی، حضرت مولانا بلال برکاتی، حضرت مولانا ابو افسر مصباحی، حضرت مولانا ظہیر الدین، مولانا شجر الدین علیمی وغیرہم) کی بارگاہ میں جن کی انتھک محنت اور جہد مسلسل کا ثمر آخر کار ثمر آور ہو کر علما و مشائخ کی بارگاہ میں مقبول عام ہوا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں یوں ہی آپ لوگوں کو اور ہم سب کو دین متین کی خوب خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیپال اردو ٹائمز و مجلہ "الفجر" کو دن دونی رات چوگنی ترقی کی راہ پر ہمیشہ گامزن عطا فرمائے آمین۔

محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

علمائے کرام نیپال اردو ٹائمز اور الفجر کا اجرا فرماتے ہوئے

حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ نیپال اردو ٹائمز کا اجرا فرماتے ہوئے

مدینہ مسجد سمیر پور میں ایک اہم اصلاحی اجلاس: فضول خرچی اور غیر شرعی رسومات پر سخت پابندی

سُمیر پور/ راجستھان (پریس ریلیز)

مدینہ مسجد، سمیر پور میں گذشتہ دنوں (29 نومبر 2024 بروز جمعہ) بعد نماز عشاء ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا علیم الدین صاحب قادری اشفاقی نے فرمائی۔ اجلاس میں سمیر پور اور اس کے اطراف کی مختلف مساجد (مثلاً سمیر پور، اُوندری مسجد، جاکھا نگر، ہاؤسنگ بورڈ، حسینی کالونی، سنجے نگر، شیوگنج چھاؤنی، سنتوشی نگر، چھوٹی مسجد شیوگنج، بلونا، جوائی باندھ، ساندے راو اور باکلی سمیت مختلف دیہاتوں و گاؤں کی مساجد) کے ائمہ، گاؤں کے صدر، سیکریٹری، اور دیگر معززین نے شرکت کی۔

اس اجلاس کا مقصد معاشرے میں فضول خرچی، غیر شرعی رسومات اور وقت کے ضیاع پر قابو پانا تھا۔ اس دوران درج ذیل اہم فیصلے متفقہ طور پر کیے گئے:

1. غیر شرعی رسومات پر پابندی:

منگنی، راتی جُوگا، پاٹ، بندولی، بارات روانگی اور نکاح جیسی تقریبات میں گانے بجانے، ڈی جے اور رقص و سرور اور جملہ غیر شرعی رسومات پر مکمل پابندی عائد کی جائے گی۔

ان مواقع پر صرف دینی پروگرام جیسے تقریر، نعتِ شریف اور قرآن کی تلاوت وغیرہ کی اجازت ہوگی۔

2. میلاد النبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جلوس میں اصلاحات:

عید میلاد النبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے جلوس میں صرف ایک مائیک کے استعمال کی اجازت ہوگی، جس پر نعت شریف پڑھی جائے گی۔

ڈی جے بجانے اور دیگر غیر شرعی سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہوگی۔

3. خلاف ورزی پر سخت اقدامات:

جو افراد ان فیصلوں کی خلاف ورزی کریں گے، ان کے نکاح، جنازے اور دیگر مذہبی امور میں مقامی یا بیرونی علماء شامل نہیں ہوں گے۔ نکاح رجسٹر بھی ایسے افراد کو فراہم نہیں کیا جائے گا۔ گاؤں کے صدر اور سیکریٹری ان فیصلوں کو سختی سے نافذ کریں گے۔ اجلاس کے اختتام پر تمام حاضر ائمہ، صدور اور سیکریٹریز نے ان فیصلوں کو سختی سے نافذ کرنے کا عزم کیا۔ قوم کے تمام افراد سے اپیل کی گئی کہ وہ ان فیصلوں پر عمل کریں اور معاشرتی اصلاح میں اپنا تعاون پیش کریں۔

اس اجلاس میں درج ذیل اہم علماء کرام نے اپنی شرکت سے اس کی اہمیت کو بڑھایا اور اپنے قیمتی مشورے پیش کیے:

حضرت مولانا الحاج عبدالغفور صاحب، مولانا شفیع محمد صاحب، مولانا عبد الکریم صاحب، مولانا محمد ندیم صاحب، مولانا محمد عرفان صاحب، مولانا محمد اشرف رضا صاحب، قاری ذاکر صاحب، مولانا قائم الدین صاحب، مولانا مجسم صاحب، مولانا خمیسہ صاحب، مولانا منظم صاحب وغیرہم- بلاشبہ یہ اجلاس اصلاحِ معاشرہ کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ امید ہے کہ ان فیصلوں پر عمل درآمد سے اسلامی روایات کے تحفظ اور معاشرتی خرابیوں کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

مذکورہ اطلاع دارالعلوم انوار مصطفیٰ سہلاؤ شریف کے ناظم تعلیمات ادیب شہیر حضرت مولانا محمد شمیم احمد صاحب نوری مصباحی نے پریس ریلیز کے ذریعہ دیا-

شائع کردہ: علما کونسل نیپال لمبنی، پردیش رجسٹرڈ۔

اداریہ

نیپال میں بڑھتی فرقہ واریت حکومت کے لیے چیلنج

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔

فرقہ واریت کیا ہے؟ نیپال میں فرقہ واریت نے کیسے جنم لیا؟ فرقہ واریت اس منفی تصور کا نام ہے جو ذات پات، مذہب و لسان کی بنیاد پر دو طبقوں یا سماج کو تقسیم کرتا ہے، اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ فرقہ واریت کسی بھی ملک کے لیے سب سے خطرناک دشمن ہے، جس ملک میں فرقہ واریت نے جنم لیا اس ملک کی نہ صرف جمہوریت اور سیکولرزم کو تباہ کر دیا بلکہ اس ملک کی جڑوں کو بھی کھوکھلی کر کے رکھ دیا، جب بھی کسی ملک میں فرقہ واریت کے سبب انتشار برپا ہوا غیر ملکی طاقتوں نے اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے، حالیہ دنوں میں نیپال میں بڑھتی فرقہ واریت نے یہ احساس دلا دیا ہے کہ اگر اس کو جلد از جلد حکومت کی طرف سے روکنے کے ٹھوس اقدامات نہ کیے گیے تو نیپال میں بدامنی کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

نیپال ایشیا براعظم کے ہندوستان، چین اور بھوٹان سے اپنی سرحدوں کو جوڑتا ہے، 28 مئی 2008 کو ملک نیپال کو جمہوری ملک قرار دیئے جانے کے بعد سے ہی ایک بڑا اسلام دشمن طبقہ اس کی جمہوریت کے خلاف رہا ہے اور ہندو راشٹر کے نعروں سے اپنے ناپاک عزائم کا اظہار کر رہا ہے، جب کہ حکومت نے اس طرح کے مظاہروں پر اپنا ردعمل بھی ظاہر کیا ہے، اور ہندوستان کی سرحدوں کا نیپال سے اتصال ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ جب بھی پڑوسی ملک میں نفرت کے شعلے بھڑکتے ہیں تو اس کی حرارت سے نیپال کا خوبصورت چمن بھی پژمردہ ہونے لگتا ہے۔ ہمیں تاریخ کے اوراق پلٹنے کی ضرورت ہے، تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی تخت پر جب انگریز قابض ہوئے تو "پھوٹ ڈالو راج کرو" کے اپنے مشن کے تحت مسلمان اور ہندو جو دو بڑے طبقے تھے ان کو ایک دوسرے سے مخاصمت اور جنگ وجدال پر اس طرح آمادہ کیا کہ اتحاد کی کوئی صورت بننے نہ پائے، اور انگریز اپنے اس مشن میں مکمل کامیاب بھی رہے۔ جس کی بدولت انھوں نے ملک ہندوستان میں دو سو سالوں تک حکومت بھی کیا۔

ملک نیپال میں بھی اسی طرح کی پالیسی کو اپنانے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے، نیپال جو آبادی کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم ہے ایک پہاڑی دوسرا مدھیش، اور ان دونوں کا فرقہ واریت سے دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا، تقریبا بیس سال قبل وہ خوبصورت نیپال کی دھرتی جو اپنی آغوش میں ہیرے جواہرات، سربہ فلک پہاڑوں، جھرنوں، ندیوں اور آبشاروں کو سمیٹے ہوئے پوری دنیا کو دعوت نظارہ دے رہی تھی، 28 مئی 2008 کو جیسے ہی اس کی راج شاہی کے خاتمے اور جمہوریت کے نفاذ کا اعلان ہوا تو اس ملک کا ہند نواز اکثریتی طبقہ جو اپنے سینوں میں اسلام دشمنی کا غبار لئے بیٹھا تھا اس کی پرزور مذمت کرنے لگا اور ملک کے پرامن فضا کو فرقہ واریت کے زہر سے مسموم اور زہر آلود کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی، حالانکہ فرقہ واریت کے زیادہ تر واقعات مدھیش پردیس میں ہی دیکھنے کو مل رہے ہیں جو اسلام دشمن تنظیموں کی سوچی سمجھی سازش کا حصہ ہے، جس طرح سے ہندوستان میں انگریزوں نے ہندو مسلم سے لڑا کر انھیں فرقہ واریت کی گہری کھائی میں دھکیل کر ملک کی سالمیت کو تار تار کیا تھا، اسی طرح ہندوستان سے متصل نیپال کے مدھیش علاقوں میں بھی کچھ شرپسندوں کے ذریعے اس کام کو انجام دینے کی کوشش کی جارہی ہے، تاکہ نیپال جہاں کئی مذاہب کے ماننے والے رہتے ہیں ان کے باہمی اتفاق واتحاد کی جڑوں کو نفرت اور فرقہ واریت کی کلہاڑی سے کاٹ دیا جائے، حال ہی میں نیپال کے کئی مدارس اور مساجد کو نشانہ بنایا گیا، فرقہ واریت کو ہوا دی گئی، حالانکہ اس فرقہ واریت میں کئی لوگوں کو جان گنوانی پڑی سینکڑوں زخمی ہوئے، حال ہی میں سرلاہی ملنگواں میں ایک بڑا طبقہ اقلیتی طبقہ پر تشدد کرتا نظر آیا جو کہ جمہوریت اور ملک کی سالمیت کے لیے خطرہ ہے، اس معاملے میں حکومت کی خاموشی بھی اقلیتی طبقہ کے لیے مسئلہ بنی ہوئی ہے، حالانکہ وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے اپنے دورہ امریکہ میں کہا ہے کہ نیپال میں کسی بھی طرح سے کسی مذہب کو نقصان نہیں پہونچایا جائے گا، آئین کے مطابق نیپال ایک ڈیموکریٹک ملک ہے، جہاں ہر شہری کو اس کا حق دیا جائے گا، لیکن ہندو سمراٹ سینا نامی تنظیم جس نے سرلاہی اور ملنگواں میں اپنے آتنک سے پورے علاقے کے ماحول کو پراگندہ کر رکھا ہے، مساجد کو توڑنا مدارس پر حملہ کرنا ان کی روزمرہ کی زندگی میں شامل ہے، شوشل میڈیا کے ذریعے اقلیتی طبقہ پر بہتان اور آئین کے خلاف سازشیں اس تنظیم کا شیوہ بن چکا ہے، حکومت نیپال کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، حالاں کہ مدھیش پردش کے وزیر اعلیٰ نے اس پر سخت کاروائی کی یقین دہانی ضرور کرائی ہے، لیکن ہندو سمراٹ سینا نامی تنظیم اپنے ناپاک ارادوں سے نہ تو آئین کی پاسداری کر رہا ہے اور نہ ہی ملک کی سالمیت کے لیے فکرمند ہے۔ ایسے میں ہم مسلمانوں کو حکمت عملی کے تحت متحد اور منظم ہو کر ہر اس سازش کو ناکام بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے ملک کی سالمیت اور امن وامان کے لئے خطرہ ہے۔

حضور حافظ ملت، مبارک پور کے لیے عطائے خواجۂ ہند الولی

مفتی محمد رضا قادری مصباحی

سربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال

انیسویں صدی عیسوی کے اختتام اور چودھویں صدی ہجری کے آغاز پر ۱۸۹۴ء/ ۱۳۱۲ھ میں شمالی ہندوستان کے ضلع مرادآباد کے ایک مردم خیز گاؤں (بھوجپور) میں ایک معمولی کسان کے گھر پیدا ہونے والا بچہ اپنے وقت کا قطب الارشاد، ثانی محدث عبد العزیز، آزاد ہندوستان کا معمار اعظم اور جنوبی ایشیا کی عظیم دینی درسگاہ "الجامعۃ الاشرفیہ" کا بانی ہوگا کسے معلوم تھا۔ مگر فضل ربی جس خاندان پر سایہ فگن ہو جائے، جس شخصیت سے کام لینا چاہے اس کے لیے ویسے ہی وسائل مہیا کر دیتا ہے۔

کشت بھوجپور سے اٹھا کر اس مشت خاک کو ۱۹۲۴ء میں دار الخیر اجمیر مقدس لایا گیا اور کامل سات سال ۱۹۳۲ء تک بارگاہ سلطان الہند، نائب النبی فی الہند، خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن چشتی رضی اللہ عنہ میں اس کا خمیر کیا گیا، اس کی روحانی تطہیر عمل میں آئی، آغوش خواجہ میں تجلیات ربانیہ سے جس کی پرورش کی گئی، جذب، شوق، سوز وساز اور عشق کی چنگاریاں بھری گئیں،

ہر روز گنبد خضری سے گنبد خواجہ پر پڑھنے والی نوری کرنوں نے جس خمیر کو خشک کیا ہو، تصوف وسلوک کے پانی سے جسے سیراب کیا گیا ہو، کامل سات سالوں تک خواجۂ ہند الولی نے اپنی روحانی شفقت کے سائے میں جس کی تربیت کی ہو، جس نے علم شریعت بھی طریقت کے میکدے سے حاصل کیا ہو، پڑھانے والا، استاد مطلق، مجاہد حریت، علامہ فضل حق خیر آبادی کا پوتا شاگرد اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد کا خلیفۂ اعظم اور علمی جانشین ہو، اس نگار خانے سے نکلنے والے جوہر کامل کی چمک دمک کا عالم کیا ہو گا!!

آخر وہی ہوا جو ایسے غیر معمولی حالات میں ہوا کرتا ہے، جس طرح خواجہ ہند الولی کی عظمت وجبروت سلطانی کا پرچم پورے برصغیر متحدہ ہندوستان پر بلاشرکت غیر سے لہرا رہا ہے یوں ہی اس عطائے ہند الولی کی علمی عظمت کا پرچم پورے برصغیر پر لہرا رہا ہے۔ کئی صدیوں بعد ہندوستان کو ایسا بافیض معلم اور جلالۃ العلم انسان ملا۔

درکفی جام شریعت درکفی سندان عشق۔

کوئی شخصیت جامع اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اس کے ایک ہاتھ میں شریعت کا ترازو اور دوسرے ہاتھ میں طریقت ومعرفت کا نور ہو، پھر اس سے وہ کام ہوتا ہے جس سے صدیاں زندہ رہتی ہیں۔ مسلمانوں کی سلطنت کے زوال کے بعد اس دور یاس وغربت میں اتنی الوالعزم اور صاحب استقامت شخصیت کا علمی محاذ کو سنبھالنا فضل ربی ہے۔

ہمارے یہاں الوالعزم شخصیات بہت سی پیدا ہوئیں جنھوں نے اپنے عہد میں مسند فقر وارشاد کے ساتھ ساتھ مسند تدریس کو سنبھالا اور بہت سی ایسی ہوئیں جنھوں نے مسند فقر سے اپنے کو علیحدہ نہیں کیا۔ ہمارے ناقص مشاہدے کی روشنی میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے بعد اس بیچ کے عرصے میں علمی شخصیات تو کثیر پیدا ہوئیں ان کا فیضان علم بھی جاری ہوا مگر دو شخصیات ایسی ہیں جن کا موازنہ اس ڈھائی سو سال کی پوری تاریخ میں کسی سے نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شخصیت حضور صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، علامہ مفتی امجد علی اعظمی کی ہے اور دوسری شخصیت ان کے علمی و فکری جانشین، جلالت العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی کی ہے، جن کے اندر شریعت وطریقت پر غیر معمولی استقامت نظر آتی ہے۔ مبارک پور کی سرزمین کے لیے حضور حافظ ملت کا انتخاب کیا یہ آپ کو کوئی اتفاق لگتا ہے؟ نہیں نہیں اس کا فیصلہ تو بہت پہلے ہو چکا تھا، یہ تو دیکھیے

سب ایک منصوبہ بند پلان کے تحت ہو رہا ہے، مبارک پور کو قاسم آباد کے کھنڈرات پر پانچ سو سال قبل بسانے والے بزرگ حضرت راجہ سید شاہ مبارک پوری (وفات: ۲ شوال ۹۶۵ھ) بھی چشتی اور سلسلہ چشتیہ کے عظیم شیخ طریقت تھے ان کے بعد روحانی طور پر اس قصبے کی نشاۃ ثانیہ کرنے والی شخصیت، ہم شبیہ غوث اعظم، جانشین مخدوم سمنا حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی (م ۱۳۶۶ھ) بھی چشتی اور جس شخصیت کو علمی طور پر اس قصبہ کو زندہ کرنے کے لیے بھیجا گیا وہ بھی چشتی اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس قصبے پر جو راجہ مبارک شاہ کے عہد سے ہی پارچہ بافی کی صنعت کا مرکز رہا۔ سرکار خواجہ غریب نواز کی خاص نظر تھی پھر دنیا نے دیکھا کہ اس شہر نے جس کی شہرت پرچہ بافی میں دنیا کے اندر پھیلی ہوئی تھی اس مرد مجاہد کے اخلاص، توکل اور جگر کاوی کے بعد انسان سازی کا مرکز بن گیا۔

جہاں اب محدثین، فقہا اور مدرسین تیار کیے جارہے ہیں۔ جس کی علمی سطوت اور چمک دمک نے سمرقند، بخارا، نیشاپور اور قرطبہ وبغداد کی تاریخ دہرادی ہے، جہاں دیار یورپ، دیار امریکہ، دیار افریقہ اور ایشیا کے مختلف ملکوں سے اکتساب علم کے لیے پروانے مسلسل آرہے ہیں۔

حضور حافظ ملت نے دنیا کو اپنے عہد میں سب سے زیادہ شیخ الحدیث، سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ مناظر، سب سے زیادہ محرر اور سب سے زیادہ پیر اور سب سے زیادہ مدرس دیے ہیں۔

آج ہند کا کوئی محدث ہو، فقیہ ہو، شیخ الاسلام ہو، مفکر اسلام ہو، مناظر اعظم ہو اور درسگاہ کا باوقار مدرس ہو اس کا علمی شجرہ حضور حافظ ملت تک پہنچتا ہے۔

کام بھی بقدر انتخاب ہوتا ہے، انتخاب جتنا اعلی ہوگا کام بھی اتنا ہی اعلی ہوگا، انتخاب کرنے والی شخصیت جتنی بلند قامت ہوگی منتخب شخص کا مقام اسی قدر بلند ہوگا۔

حضور حافظ ملت اس عہد کے عظیم الشان انسان ساز تھے، جنھوں نے رجال علم کی، رجال فکر کی اور رجال قلم کی ایک فوج تیار فرمائی اور سب کو عشق رسول کا جام بھی پلایا۔ آج ان کے پچاسویں یوم عرس پر ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اس شعر کے ساتھ

علم کا دریا پیار کا ساغر ناز کرے جن پہ اخلاق
پیکر شفقت معمار ملت فیض مجسم زندہ باد

عرسِ حافظِ ملت کے موقع پر مفتی اعظم ہالینڈ کو "اشرفیہ ایوارڈ" کی تفویض

نیپال اردو ٹائمز

عرسِ حافظِ ملت ایک ایسا عظیم موقع ہے جو علمی، روحانی اور فکری عظمتوں کا حامل ہے۔ اس بابرکت موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے، تاکہ ان کی خدمات کو سراہا جائے اور دوسروں کو بھی علم و حکمت اور سماجی خدمات کے میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی جائے۔

اسی سلسلے میں بانیِ مبلغِ اسلام ریسرچ سینٹر (ممبئی)، مفتیِ اعظم ہالینڈ، شفیق ملت حضرت علامہ مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب دامت برکاتہم کو "اشرفیہ ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز ان کی دینی، علمی اور سماجی خدمات کا ایک کھلا اعتراف ہے۔

حضرت شفیق ملت نے اپنی زندگی کو دینِ اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ آپ نے مغرب کے معاشرتی ماحول میں رہتے ہوئے اسلامی علوم کے فروغ اور امت کی رہنمائی کے لیے جو خدمات انجام دیں، وہ قابلِ تحسین ہیں۔ مبلغِ اسلام ریسرچ سینٹر ممبئی کی بنیاد رکھ کر آپ نے علمی میدان میں نئی راہیں ہموار کیں، جہاں سے امتِ مسلمہ کو علم و آگہی کے انمول خزانے مہیا کیے جارہے ہیں

اشرفیہ ایوارڈ، جو جامعہ اشرفیہ مبارکپور کی طرف سے دیا جاتا ہے، ایک ایسا اعزاز ہے جو صرف ان شخصیات کو عطا کیا جاتا ہے جو اپنے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ حضرت مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی صاحب دام ظلہ کو یہ ایوارڈ دینا، ان کی شب و روز کی محنت، دین کی خدمت اور علم کے فروغ کا ایک شاندار اعتراف ہے۔

اشرفیہ ایوارڈ صرف ایک اعزاز نہیں، بلکہ دین کی خدمت کرنے والے علما کے لیے ایک حوصلہ افزائی ہے۔ حضرت شفیق ملت صاحب اس ایوارڈ کے حقیقی مستحق ہیں اور ان کی خدمات امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

یہ اعزاز ان تمام علماء اور دینی رہنماؤں کے لیے بھی ایک تحریک ہے، جو امت کے بہتر مستقبل کے لیے کام کر رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی خدمات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر خلوصِ نیت، علم اور محنت کو یکجا کیا جائے تو دین کی خدمت میں حیرت انگیز نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

آخر میں، ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی شفیق الرحمن عزیزی صاحب کے علم، عمل اور خدمات میں مزید برکت عطا فرمائے اور ان کے ذریعے دینِ اسلام کو مزید فروغ حاصل ہو۔

من جانب: مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر ممبئی

متعدد علمائے کرام کو شیخ عرب وعجم ایوارڈ سے نوازا گیا

قدوۃ السالکین، زبدۃ المتقین، تاجدارِ علم ومعرفت، معاصر اعلیٰ حضرت، شیخ عرب وعجم الشاہ فضل الرحمن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ والرضوان کی بابرکت بارگاہ میں بتاریخ ۳۰/ جمادی الاولی ۱۴۴۶ھ، اہل سنت کے مقتدر علماء کرام:

۱ / شفیق ملت حضرت علامہ مفتی شفیق الرحمٰن صاحب عزیزی مفتی اعظم ہالینڈ،
۲ / محقق دوراں استاذ مکرم حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ جامعہ علیمیہ جمداشاہی،
۳ / ماہر زبان وقلم حضرت علامہ مفتی کمال احمد صاحب علیمی جامعہ علیمیہ جمداشاہی بستی،
۴ / نازش فکروفن حضرت علامہ غلام مصطفی نعیمی صاحب ایڈیٹر سواد اعظم دہلی،
۵ / عالم نبیل حضرت علامہ مولانا سلمان رضا صاحب ازہری، استاذ جامعہ اسلامیہ روناہی،
۶ / عالم نبیل فاضل جلیل حضرت مولانا تنویر رضا ازھری، استاد دار العلوم اشاعت الاسلام پرتاول کے ساتھ،
۷ / شہزادہ فقیہ ملت، ماہر فقہ وافتا حضرت علامہ مفتی ازہار احمد امجدی ازہری مصباحی دام ظلہ العالی۔ استاذ وصدر مفتی مرکز تربیت افتا وبانی ٹرسٹ فلاح ملت، اوجھاگنج، کو بھی "شیخ عرب وعجم ایوارڈ" سے نوازا گیا۔

اس عظیم سعادت ہم اپنی پوری ادارتی ٹیم نیپال اردو ٹائمز کی جانب سے سبھی علمائے کرام بالخصوص شہزادہ حضور فقیہ ملت کی خدمت عالیہ میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی آپ کا اقبال مزید بلند وبالا کرے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

رپورٹ محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی
بنوٹا مہوتری نیپال

پچاسواں عرس حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے موقع سے دوحہ قطر میں فاتحہ خوانی کا اہتمام

دوحہ قطر میں 4/ دسمبر 2024ء بروز بدھ رات میں پچاسواں عرس حضور حافظ ملت، علیہ الرحمہ اور چوبیسواں عرس حضور فقیہ ملت علیہ الرحمہ کے حسین موقع سے نیپال اردو ٹائمز کے نائب ایڈیٹر حضرت مفتی محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی صاحب کی طرف سے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا، اس محفل میں بالخصوص حضرت مولانا شفیق رضا ثقافی اور نیپال اردو ٹائمز کے ایڈیٹر حضرت مولانا عبد الجبار علیمی صاحب کی شرکت ہوئی، مکمل اہتمام کے ساتھ فاتحہ خوانی ہوئی اور حضرت مفتی نعمانی صاحب کی دعا پہ اس کا اختتام ہوا۔

اپنے اکابرین ومحسن کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے، ان کے فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لیے اور ان کی درجات کی بلندی کے لیے فاتحہ خوانی کرنا، ذکر واذکار کی محفل کرنا یقینا باعث نزول رحمت وبرکت اور کار ثواب ہے۔

بعد محفل کچھ دیر علمی گفتگو بھی ہوئی جس میں مدارس اسلامیہ کی افادیت، علمائے کرام کی فضیلت اور فارغین مدارس کی اہمیت پہ اچھی گفتگو ہوئی، جسے وہاں موجود علما وعوام نے بھی خوب سراہا اور کئی عوام نے عہد کیا کہ وہ بھی اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔

شرکائے محفل: عالی جناب عبد الحفیظ صاحب، علاؤالدین صاحب، ممتاز صاحب، خورشید عالم صاحب، ممتاز قادری وغیرہ

رپوٹ سیف علی خان قادری
سمردہی، مہوتری، نیپال

حافظِ ملت کے اقوال: کامیاب زندگی کے اصول

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی

خادم: دارالعلوم انوار مصطفیٰ

سہلاؤشریف، باڑمیر (راجستھان)

زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے حکمت، بصیرت، اور تجربہ بنیادی عناصر ہیں۔ بزرگوں کے اقوال ہمارے لیے راہنمائی کے چراغ کی حیثیت رکھتے ہیں جو زندگی کے ہر موڑ پر روشنی فراہم کرتے ہیں۔ ان کے کلمات صداقت اور حکمت سے بھرپور ہوتے ہیں اور اخلاقی تربیت کا گہرا درس دیتے ہیں۔ حافظِ ملت، جلالۃ العلم، استاذ العلماء، علامہ شاہ حافظ عبدالعزیز محدث مرادآبادی ثم مبارکپوری علیہ الرحمہ کے ارشادات، ان کی تعلیمات اور رہنمائی زندگی کے ہر پہلو کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

یہ اقوال فرد کی اصلاح، محنت کی اہمیت، وقت کی قدر، اور دین و دنیا کی ہم آہنگی کو اجاگر کرتے ہیں۔ حافظ ملت کے یہ ارشادات دین اور دنیا دونوں میں کامیابی کا راز سکھاتے ہیں۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"محبتِ رسول ہی محبتِ خدا ہے۔"

یہ ارشاد ایمان کی بنیاد کو واضح کرتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت بن جاتی ہے۔ اس قول میں عشقِ رسول کی اہمیت کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تعلیم وتربیت کی اہمیت:

"بلاشبہ ایسی تعلیم جس میں تربیت نہ ہو آزادی و خودسری ہی کی فضا ہو، بے سود ہی نہیں بلکہ نتیجتاً مضر ہے۔"

یہ ارشاد اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ تعلیم کا حقیقی مقصد صرف علم حاصل کرنا نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی تربیت بھی ہے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت کی کمی انسان کو گمراہی اور نقصان کی طرف لے جاسکتی ہے۔

"محنت و عمل کا پیغام:

آدمی کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے، جو شخص بیکار ہے وہ مردوں سے بدتر ہے۔"

حافظ ملت کے نزدیک انسان کی عزت اور کامیابی محنت اور عمل پر منحصر ہے۔ بیکار زندگی گزارنا انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ ارشاد ہمیں محنت اور جستجو کا درس دیتا ہے۔

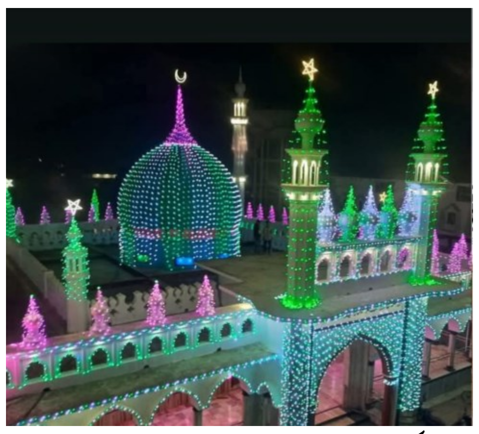

وقت کی اہمیت:

"وقت کی بربادی سب سے بڑی محرومی ہے۔"

یہ قول وقت کی قدر وقیمت کو نمایاں کرتا ہے۔ وقت دنیا کی سب سے قیمتی دولت ہے، اور اس کا ضیاع دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے نقصان دہ ہے۔

صبر اور استقامت:

"میں نے کبھی مخالف کو اس کی مخالفت کا جواب نہیں دیا بلکہ اپنے کام کی رفتار کو اور تیز کر دیا۔"

یہ قول ہمیں صبر، تحمل، اور مستقل مزاجی کا درس دیتا ہے۔ حافظ ملت کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی کا راز اپنے مقصد پر توجہ مرکوز رکھنے میں ہے، نہ کہ بے جا بحث و تکرار میں۔ روحانیت اور جسمانیت کا توازن:

"جسم کی قوت کے لیے ورزش اور روح کی قوت کے لیے تہجد ضروری ہے۔"

یہ ارشاد جسمانی صحت اور روحانی سکون کے درمیان توازن قائم کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ایک صحت مند اور متوازن زندگی کے لیے یہ بنیادی اصول ہے قول ہمیں اجتماعی طور پر متحد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کی دعوت دیتا ہے۔

زندگی کا مقصد:

"زندگی وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے۔"

انسان کی حقیقی کامیابی دوسروں کے لیے فائدہ مند بننے میں ہے۔ خدمتِ خلق اسلام کی روح ہے، اور یہی زندگی کا اصل مقصد ہونا چاہیے۔

مساوات کا اسلامی تصور:

"حقیقی مساوات صرف اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔"

یہ ارشاد اسلام کی جامعیت اور مساوات پر مبنی تعلیمات کی نشاندہی کرتا ہے، جو ہر قسم کی تفریق کو ختم کرتی ہیں اور عدل وانصاف پر مبنی معاشرے کی تعمیر کرتی ہیں۔

عصرِ حاضر کے لیے رہنمائی:

حافظ ملت کے اقوال عصرِ حاضر کے چیلنجز کا بھی حل فراہم کرتے ہیں:

" .1 کام کرو، نام کی پروانہ کرو، نام تو ہو ہی جائے گا۔"

یہ قول ہمیں اخلاص کے ساتھ محنت کرنے کا درس دیتا ہے۔ شہرت کے بجائے کام پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔

" .2 مصیبتوں سے گھبرا کر کام چھوڑ دینا بزدلی ہے۔"

مشکلات کا سامنا صبر واستقامت کے ساتھ کرنا ہی کامیابی کا راستہ ہے۔

" .3 لمبی چوڑی عمارتیں ہوں، تعلیم نہ ہو تو سب بے کار ہے۔"

تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ یہ ارشاد قوموں کے حقیقی معیارِ ترقی کی وضاحت کرتا ہے۔

حاصلِ کلام:

حافظ ملت کے اقوال اور ارشادات زندگی کے ہر پہلو کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ان میں دینی و دنیاوی کامیابی کا راز چھپا ہے۔ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو نہ صرف ایک کامیاب اور متوازن زندگی گزاری جاسکتی ہے بلکہ ایک بہتر اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔ عصرِ حاضر میں ان ارشادات کو عام کرنے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ محسوس کی جارہی ہے۔

!!آئین وجمہوریت ہوتے ہوئے بھی نفرت کی آندھی

تحریر: جاوید اختر بھارتی

javedbharti508@gmail.com

آج ہمارا ملک بڑے ہی نازک دور سے گزر رہا ہے نفرتیں بڑھتی جارہی ہیں 1949 سے بابری مسجد اور رام مندر کا معاملہ کسی طرح ختم ہوا کہیں خوشی منائی گئی کہیں غم منایا گیا اس موقع پر بھی مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے میں کوئی کور کسر باقی نہیں چھوڑی گئی اشتعال انگیزیوں کا طوفان برپا کیا گیا گالیاں دی گئیں مارا پیٹا بھی گیا لیکن مسلمانوں نے صبر کی ایک مثال قائم کر دی کہیں ملک کی املاک کو نقصان نہیں پہنچایا کسی کو زدوکوب نہیں کیا گالی کے بدلے گالی نہیں دی اشتعال انگیزی کے بدلے اشتعال انگیزی نہیں کی نعرے بازی کے بدلے نعرے بازی نہیں کی مقصد صرف ایک تھا کہ کسی طرح ملک حاسدین کے حسد اور مفسدین کے فساد اور شریروں کے شر سے محفوظ ہو جائے ہمارا ملک امن وامان کا گہوارہ بن جائے سفر کامیاب ہونے کی صورت جلد پیدا ہو جائے ایک دوسرے کے دل ودماغ سے نفرت وخوف وہراس کا نام ونشاں مٹ جائے حالات خوشگوار ہو جائے کاروبار کا راستہ صاف ہو جائے مگر فرقہ پرستوں کو یہ گوارہ نہیں ہے وہ آئے دن ایک نہ ایک فتنہ کھڑا کرتے جارہے ہیں اور اب تو مسجدوں کو مندر بتانے کا سلسلہ ہی چل پڑا ہے اور یہ بہت ہی گہری سازش لگ رہی ہے سماجواد کا نعرہ دیا جاتا ہے اور سماجواد کے مطابق کام کرنے کے لئے تیار نہیں، ایک طرف قومی یکجہتی کی بات کی جاتی ہے اور دوسری طرف قومی یکجہتی کو نقصان پہنچایا جاتا ہے،، اب تو ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی اقتدار میں آنے کے لئے بابری مسجد اور رام مندر کا مسلہ کھڑا کیا اور اسی کے نام پر اقتدار میں آئی بھی ہے اور اب اقتدار میں بنے رہنے کے لئے مسجد مندر کا نعرہ لگایا جاتا ہے ایک طرف آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کہتے ہیں کہ ہر مسجد میں شیولنگ تلاش نہ کیا جائے تو اب متھرا عید گاہ پر مندر ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے گیان واپی جامع مسجد کا معاملہ الجھایا جارہا ہے اور اب سنبھل کی جامع مسجد نشانے پر ہے اور یہ سلسلہ تھم نہیں رہا ہے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر بھی فرقہ پرستوں کی نظر پڑ گئی، ڈھائی دن کا جھوپڑا پر بھی مندر کا دعویٰ کیا جانے لگا، بدایوں کی جامع مسجد کو بھی مندر بتایا جارہا ہے ایک طرف موہن بھاگوت کا بیان تو دوسری طرف فرقہ پرستوں اور شرپسندوں کی زہریلی حرکتیں،، کیا موہن بھاگوت یہ کہہ سکتے ہیں کہ مسجدوں پر مندر کا دعویٰ کرنے والوں کا تعلق آر ایس ایس سے نہیں ہے،، ہرگز وہ ایسا نہیں کہیں گے بلکہ وہ زخموں پر نمک چھڑک رہے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی غرض سے ایک طرح کا طنز کس رہے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی اور مذہب کی عبادت گاہوں پر مندر کا دعویٰ نہ کرکے صرف مسلمانوں کی ہی عبادت گاہوں پر مندر کا دعویٰ کیوں جاتا ہے جبکہ مسلمان ہی قومی یکجہتی کانفرنس کرتا ہے، مسلمان ہی تحفظ آئین وتحفظ جمہوریت کانفرنس کرتا ہے، مسلمان ہی کاوڑیاترا پر پھول برساتا ہے، مسلمان ہی سیکولرازم کے تحفظ کا نعرہ لگاتا ہے اور مسلمان ہی بھائی چارہ بھائی چارہ کی صدائیں بلند کرتا ہے پھر بھی زعفرانی سیاست کا شکار ہو رہا ہے مساجد ومدارس اور خانقاہیں فرقہ پرستوں کی نظروں میں کھٹک رہی ہیں اور اب تو پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے پھر بھی مسلمان سر جوڑ کر بیٹھنے کے لئے تیار نہیں اور مسلم سیاسی قیادت پر غور وفکر کرنے کے لئے تیار نہیں جبکہ یہ سارے مسائل آئے دن مختلف موضوعات و عنوانات کے تحت اسٹیج لگا کر پیسہ برباد کرنے سے حل ہونے والے نہیں ان سارے مسائل کا تصفیہ صرف سیاست سے ہوگا لیکن نہ جانے کیوں مسلمانوں کی بڑی بڑی شخصیتیں اور بڑی بڑی تنظیمیں سیاست سے دور بھاگ رہی ہیں اور مسلم سیاسی قیادت سے محرومی کا طوق گلے سے اتارنے کے لئے تیار نہیں ہیں حتیٰ کہ دینی اجلاس کے اشتہارات میں لکھ دیا جاتا ہے کہ جلسہ کو سیاست حاضرہ سے تعلق نہیں ہوگا یعنی سیاست کو ایک دم شجر ممنوعہ سمجھا جاتا ہے جبکہ چور دروازے سے راجیہ سبھا جانے کے لئے انیک ہتھکنڈے اپنائے جاتے ہیں،، آج تو جو حالات ہیں اس سے مسلمانوں کی تنظیمیں اور ان تنظیموں کے ذمہ داران بھی مشکوک نظر آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کی نسیں کہیں دبی ہوئی ہیں شائد اسی وجہ سے خاندانی سایہ بھی سدا برقرار رکھنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی ہے،، ملک کے جو حالات ہیں اس کے تناظر میں ملک میں مسلمانوں کی کچھ بڑی شخصیات ایسی ہیں جنہیں یہی کہا جاسکتا ہے کہ نوجوان قربانی دیتا ہے اور وہ لوگ سودا بازی کرتے ہیں جس کا نظارہ حال ہی میں مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں دیکھنے کو ملا سیکولرازم کا دھڈورا پیٹا گیا اور ریوڑیاں تقسیم کی گئیں اور نتیجہ آج سامنے ہے،، اندھیرے میں کی گئی حمایت واپیل کا جنازہ نکل گیا اور یہ تو ہونا ہی ہے جب خود کا کوئی لائحہ عمل نہیں ہوگا اور اپنی کوئی سیاسی شناخت نہیں ہوگی، کوئی پلیٹ فارم نہیں ہوگا اس کے باوجود بھی اپیل کی جائے گی تو اسے صدا بصحرا ثابت ہونا ہی ہے،، دوسری ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب اس ملک میں ایسا قانون ہے کہ 1947 میں جس عبادت گاہ کی اور جس مذہبی مقامات کی جو حیثیت تھی وہ برقرار رہے گی اس پر اعتراضات نہیں ہوں گے،، اس قانون کی روشنی میں دیکھا جائے تو جس بھی مذہبی مقامات کے خلاف عدالتوں میں رٹ دائر کی جاتی ہے اسے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیئے لیکن نہ جانے کیوں ایسا نہیں کیا جاتا ہے اور نہیں تو فوراً عرضی کو منظور کر لیا جاتا ہے، سروے کا حکم جاری کر دیا جاتا ہے بالکل اسی طرح جیسے ایک طرف شراب کا لائسنس بھی جاری کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اکثر وبیشتر شراب پینے والوں پر ڈنڈا بھی برسایا جاتا ہے،، چاہے جج ہوں یا وکلاء دونوں کی ذمہ داری ہے کہ قانون وانصاف کا بول بالا ہو غریبوں اور مظلوموں کو مکمل انصاف ملے اور اس ذمہ داری سے منہ موڑنے کے نتیجے میں سنبھل جیسے واقعات رونما ہوتے رہیں گے، اس طرح کے تنازعات ملک کے کونے کونے میں سر اٹھاتے رہیں گے جس سے قانون کی حکمرانی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی ختم ہو جانے کا خطرہ ہے جو بہر حال ہمارے قومی مفاد میں نہیں ہوگا۔

javedbharti508@gmail.com

جاوید اختر بھارتی سابق (سکریٹری یوپی بنکر یونین) محمد آباد گوہنہ ضلع مئیو یوپی

قیمتی ہے وقت اس کی قدر کر

از: غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی

مشیر اعلیٰ نیپال اردو ٹائمز

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

دو دو چار کی طرح یہ بات واضح ہے کہ وقت ایک انتہائی قیمتی سرمایہ ہے اور اللہ رب العزت کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے، اس کی قدر کرنا نہ صرف ضروری بل کہ فرض ہے کیونکہ ہمارے پاس وقت ہے تو دنیا کی نعمتوں کے مزے لینا ممکن ہے اور اگر وقت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ہماری سانسوں نے جواب دے دیا تو پھر ساری نعمتیں موجود رہ کر بھی ہمارے لئے بے سود ہو جاتی ہیں۔

وقت کی ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ برابر اور مسلسل چل رہا ہے، آسانیوں کے دن ہوں ہو یا مشکلات کی گھڑیاں، موسم بہار کا ہو یا خزاں کا، سردیوں کے ایام ہوں یا گرمیوں کے دن، ہر حالت و کیفیت میں وقت چلتا ہی رہتا ہے، آپ اور ہم کچھ کریں نہ کریں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ اپنی مست چال میں چلتا ہی جاتا ہے۔

وقت امیر، غریب، کالے، گورے، آسودہ، بھوکے، چھوٹے، بڑے، جوان، بوڑھے، مرد عورت، مذہبی، غیر مذہبی کسی کے ساتھ کوئی بھی بھید بھاؤ نہیں کرتا، سب کو موقع فراہم کرتا ہے، سب کا کھلے دل سے استقبال کرتا ہے، سب کو یکساں پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ اب ذمہ داری اس کی ہے جسے وقت اپنا وقت دیتا ہے کہ وہ اس کا صحیح استعمال کرتا ہے یا غلط؟ وہ وقت کو برباد و ضائع کرتا ہے یا ایک ایک لمحے کو غنیمت سمجھ کر اسے کام میں لانے کی سعی و کوشش کرتا ہے؟

وقت کو ہم کیسے بھی استعمال کریں وہ ہم سے کچھ بھی نہیں کہتا مگر بالآخر ہمارے استعمال کے مطابق نتیجہ ہمارے سامنے رکھ دیتا ہے، ہم نے اس کا اچھا استعمال کیا ہوتا ہے تو نتائج اچھے ملتے ہیں ورنہ کف افسوس ملنا مقدر ہو جاتا ہے، اسی لئے وقت کے قدردان اور نبض شناس ہمیشہ سے اس حوالے سے تنبیہ پر تنبیہ کرتے رہے ہیں۔

خود کائنات کے خالق ومالک اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر فجر، صبح، چاشت، رات، دن اور زمانہ کی قسمیں کھا کر اس کی اہمیت و فضیلت واضح فرمادی ہے اور یہ بات مُسلَّم ہے کہ خلّاقِ کائنات جس کی قسم کھائے وہ کوئی غیر معمولی شے ہی ہوگی۔ یعنی پروردگار عالم جلّ نشانہ نے مختلف اوقات کی قسم کھا کر در حقیقت ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اپنی زندگی کے اوقات کو معمولی اور حقیر نہ سمجھیں، کیوں کہ اس کے ایک ایک لمحہ کا ہم سے حساب ہونا ہے۔

آنکھ کھول کر دیکھیے! انسانیت کے سب سے بڑے محسن، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ہمیں وقت کی قدر کرنے کی تاکید فرمائی ہے ۔ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن بندہ اس وقت تک (اللہ کی بارگاہ سے) ہٹ نہ سکے گا جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے گا: 1۔ اس نے اپنی زندگی کیسے گزاری، 2۔ اس نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا، 3۔ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کیسے خرچ کیا۔ 4۔ اس نے اپنا جسم کس کام میں لگائے رکھا۔" (ترمذي شريف 4:612، رقم: 2417)

مزید وضاحت کرتے ہوئے سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنجھوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، محتاجی سے پہلے تونگری کو، مصروفیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔" (حاکم، المستدرک، 4:341، رقم: 7846)

ہاں ہاں! ذرا غور کیجیے، اچھی طرح سوچ، سمجھ لیجیے، ہماری زندگی کا ایک محدود دائرہ ہے ہمیں اسی دائرے میں نیکیوں اور اچھائیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر لینا ہے اور پھر ایک ایک لمحے کا رب کی بارگاہ میں حساب دینا ہے، ذرا دل کے کانوں سے رب کا یہ فرمان پڑھیے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ O وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ O (الحشر، 59 : 18 - 19)

" اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے آگے کیا بھیجا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے، اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے تو اللہ نے انہیں بلا میں ڈالا کہ اپنی جانیں یاد نہ رہیں وہی فاسق ہیں" (ترجمہ کنزالایمان)

یاد رہے یہ دنیا دارالعمل ہے، اس زندگی کے ہر عمل سے یا تو ہماری اُخروی زندگی سنور رہی ہے یا خراب، اللہ تعالیٰ نے اس بے حقیقت دنیا میں ہمیں اسی واسطے بھیجا ہے کہ جانچے اور پرکھے، کون سا بندہ اپنے وقت کا درست۔

استعمال کرکے میری رضا اور خوشنودی کا طالب ہوتا ہے اور کون اس کی ناقدری کرکے اپنی عاقبت کی بربادی کا سامان کرتا ہے؟

دیکھیے خدائے تعالیٰ کا کتنا واضح فرمان ہے: ﴿لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً﴾. (سورۃ ملک: 2) تمہیں زندگی اس لیے دے رکھی ہے تاکہ معلوم ہو جائے تم میں سے نیک اور اچھے عمل کرنے والے کون ہیں ہمارے اسلاف نے رب عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تھا اس لیے دنیا بھی ان کے قدموں میں جھکی رہی اور اللہ ورسول کی رضا بھی ملی، ان کے نزدیک وقت کے ناقدروں کی نہ صرف یہ کہ کوئی اہمیت نہ تھی بلکہ ایسے ناکارہ افراد سے وہ اپنی نفرت وناپسندیدگی کا برملا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ": مجھے اس فارغ (بے کار) شخص سے نفرت ہے جسے کسی دنیاوی اور اخروی عمل کی پرواہ نہیں۔" (ابن أبي شيبة، المصنف، 7 : 108، رقم: 34562)

آج ہم میں سے بیشتر افراد کا حال ناگفتہ بہ ہے مگر برسوں پہلے جب اکثر لوگ تضیع اوقات کو شجر ممنوعہ سمجھتے تھے اور قلیل تعداد ایسوں کی تھی جو کاہلی اور سستی کے سبب اپنے وقت کی قدر وقیمت سے ناآشنا تھے اس دور میں اس قیمتی اثاثے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے

شیخ ابوالمظہر یحییٰ بن محمد بن ھبیرہ نے کتنی اہم اور دل کو لگنے والی نصیحت ارشاد فرمائی تھی ذرا سنیں اور دیکھیں، فرماتے ہیں:

"وقت وہ قیمتی ترین شے ہے جس کی حفاظت کا تمہیں ذمہ دار بنایا گیا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی وہ چیز ہے جو تمہارے پاس نہایت آسانی سے ضائع ہو رہی ہے۔" (ابن عماد حنبلي، شذرات الذهب، 4:195)

مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اگر ہم اپنی زندگی کا محاسبہ کریں اور دامن میں جھانک کر دیکھیں تو کیا ہم خود کو اس لائق پاتے ہیں کہ ہم رب کائنات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو سُرخرو ہونے کے قابل ہیں؟ کیا ہمارا دِل اس بات سے مطمئن ہے کہ ہم سرِ محشر رسوائیوں سے بچ جائیں گے؟ شاید نہیں! تو پھر کیوں نہ ہم اب سے شرمندگی سے بچنے کا سامان مہیا کر لیں، ہمارا جو وقت نا سمجھی اور نادانی میں ضائع ہو گیا دوبارہ اس کی طرف رجوع کرنے اور اسے دہرانے سے پرہیز کریں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ہمارے حصے کا کتنا وقت ہمارے پاس باقی بچا ہے پر جو کچھ بھی ہے اسے ہی غنیمت تصور کرتے ہوئے یہ عزم مصمم کر لیں کہ اب سے ہم اپنا وقت نافرمانیوں اور بے کاریوں میں نہیں گزاریں گے۔ کہتے ہیں: "صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے"۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ایک محاورہ بھر ہے بلکہ حقیقت کی عکاسی ہے، ہمارا رب اتنا مہربان اور کریم ہے کہ ہم اس کی رحیمی وکریمی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کی رحمتیں ہمیں ڈھارس بندھاتے ہوئے ہمیشہ یہ آواز دیتی اور پکارتی ہیں:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾. (سورة الزمر: 53)

ترجمہ: "میرے وہ بندے جنہوں نے (نفس وشیطان کی پیروی کرتے ہوئے) اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے! اس (رحمان ورحیم) کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔"

: ﴿نَبِّئْ عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾. (سورۃ الحجر: 49)

میرے ان (بُھولے بھٹکے ہوئے) بندوں کو خبر کر دو کہ میں بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہوں۔

یقیناً بندہ جب احساس ندامت کے ساتھ بارگاہِ خداوندی کی طرف رجوع کرتا ہے تو رب کی رحمتیں استقبال کرتی ہیں ایک فارسی شاعر نے بڑی حسین ترجمانی کی ہے. کہتا ہے:

باز آ باز آ، ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اے بندے ہماری بارگاہ کی طرف واپس آجا، تم جو کچھ بھی ہے واپس آجا، اگر تو بت پرست وکافر بھی ہے تب بھی واپس آجا، یہ ہمارا دربار ناامیدی کا دربار نہیں ہے، سینکڑوں بار اگر توبہ توڑ چکا ہے تو بھی واپس آجا اور توبہ کر ، ہم توبہ قبول کریں گے۔۔

سبحان اللہ! رحمان ورحیم کی یہ بے پناہ نوازشات اس لیے ہیں کیوں کہ ہمارے گناہوں، ہماری کاہلیوں اور سستیوں کی تعداد کتنی بھی ہو پر ان کی ایک حد ہے لیکن اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ہمارے پروردگار کی رحمتیں بے حد وحساب ہیں۔

ہمارا رب ہم سے اتنی محبت فرماتا ہے جس کی مثال دینا مشکل ہے وہ ہماری ہزاروں غلطیوں، کمیوں، کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیتا ہے، سب کچھ دیکھتا ہے، مگر فوراً پکڑ نہیں فرماتا، بلکہ موقع فراہم کرتا ہے تاکہ ہم توبہ کرکے اپنی عاقبت برباد ہونے سے بچالیں۔

اس کی طرح رحیم وکریم کون ہو سکتا ہے جس نے ہمیں خوبصورت پیکر عطا فرما کر اشرف المخلوقات کا تمغہ عطا کیا، شکم مادر میں بھی ہمارے رزق کا انتظام کیا، جب ہم دنیا میں آئے تو صاف شفاف دودھ کی غذا فراہم کی، بچپن، جوانی سے لے کر زندگی کی آخری سانس تک ہمارے رزق کا اہتمام اپنے ذمہ کرم پر لے لیا تو پھر دیر کس بات کی آئیے ماضی کی نادانیوں سے توبہ کریں اور اپنے وقت کو غنیمت جان کر مابقیہ زندگی اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے میں صرف کر دیں۔۔۔۔

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

مسلمانوں کی زبوں حالی کے کچھ اسباب اور ان کا انسداد!!!

راقم الحروف:- محمد اختر رضا امجدی
متعلم:- جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

آج میں چودہ سو سال قبل اور دور مرور کے واقعات کی عکاسی کرنے لگا ہوں۔ اپنے مستقبل کی طرف بڑھتے قدموں کو ماضی کی جانب رنجہ فرمائیے۔ قدرے آگے بڑھیں گے تو خلفائے راشدین کا زمانہ، اور آگے بڑھیں گے تو ہمیں خیر القرون کا زمانہ اپنے تصورات و تخیلات میں رقصاں نظر آئے گا۔ مسلمانوں کی سربلندی کا زمانہ، خیر القرون کا خطاب نایاب اپنی جھولی میں سمیٹنے والا زمانہ، نبی آخر الزماں کا زمانہ، ان قرنوں کا جب آپ باریک بینی اور عمیق نظری سے جائزہ لیں گے۔ تو آپ کو مسلمانوں کی سربلندی اور اعلان کا علم بخوبی ہو جائے گا۔

یکے بعد دیگرے فتوحات کا سہرا مسلمانوں کے سر سجتا تھا، دنیا ان کے قدموں تلے ناک رگرتی تھی، اور آخرت کی کامیابی کا جذبہ ان کے سینوں میں موجزن تھی۔ آخر کون سی طاقت و قوت ان کی حمایت میں تھی۔ جو ان کو اس دور کے بڑے سے بڑے بادشاہوں کو سرنگوں ہونے میں ذرہ برابر تامل نہیں ہوا۔ انہوں نے اپنے سطوت و شکوہ کا پرچم ہر میدان میں گاڑ رکھا تھا۔ ہم قرآن سے پوچھیں تو قرآن اسرار و رموز کے تمام پردوں کو چاک کرتے ہوئے، کہتا ہے۔ "لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین" یعنی ان کے اعلان و بلندی کا ضامن ان کا ایمان تھا، وہ اگرچہ اقلیت میں تھے۔ لیکن جب انہوں نے احکام خداوندی اور اس کے رسول کے فرامین کی مکمل طاعت گزاری کی۔ تو وہ صاحب ایمان ہوئے، اور وہ جب صاحب ایمان ہوگئے، اور "ان کنتم مومنین" کے مصداق ٹھہرے۔ تو بلندی ملنی ہی تھی، کیوں کہ " ان اللہ لا یخلف المیعاد" "ومن اصدق من اللہ قیلا" جیسی آیتیں اس پر شاہد عدل عدل ہیں۔

لیکن رفتہ رفتہ مسلمانوں نے بد اعمالیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کے گڑھے میں گر کر، عروج و ارتقاء کی نعمت کو یکسر کھو دیا۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی صورت میں جو دستور حیات اور ان سے ماخوذ شریعت مطہرہ ملی تھی۔ بد قسمتی سے وہ اس کو حرزِ جاں بنا کر رکھنے میں بے عمل ثابت ہوئے۔ گوناگوں فتنوں، اختلافات و انتشارات، تفرقہ بازیوں اور خانہ جنگیوں کے شکار ہوگئے۔ دنیا کی محبت اپنے اعصاب پر سوار کر لیا۔ اور پر تعیش زندگی کی جانب متوجہ ہوگئے۔ ان کے اندر موت سے کراہیت اور بے پناہ خوف پیدا ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی جان کے دشمن، بھوکے خونخوار بھیڑیوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے۔ موت کے خوف سے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی جرأت و ہمت ایسے ختم ہوا جیسے سراب کے قریب پہونچنے پر سوائے محرومی کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔ ہمارے لوگوں نے بزدلی کا چولا پہن لیا۔ دشمنوں نے گرم لوہا دیکھ کر ہتھوڑا دے مارا۔ اور معاملہ بالکل بر عکس ہوگیا۔ ان کے رعب کو مسلمانوں نے قبول کرلیا۔ ایک دور وہ بھی تھا، جہاں مسلمان ہی جرأت کا استعارہ تھا۔ اور ایک زمانہ یہ ہے کہ وہ جرأت و بے باکی گدھے کے سینگھ کی طرح ایسے گم ہوئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔ ہماری زبوں حالی کا سببِ اولیں دین سے دوری اور دنیاوی محبت میں انہماکی ہے۔

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اس کے انسداد کی راہ ہموار کرنے کے لئے ایک ہی صورت نظر آتی ہے۔ پھر ہم کو اسی رویہ پر آنے کی ضرورت ہے، جس کو ہمارے اسلاف نے اپنی زندگی کی اساس و بنیاد بنایا۔ پھر اسی دستور کے مطابق زندگی گزارنے کا تہیہ کریں، تاکہ زندگی کے نشیب و فراز ہموار ہو جائیں۔ مسلمان پھر ایک مرتبہ افقِ عروج و ارتقاء پر اپنی تاب و تبانی کے ساتھ تابندہ ہو جائیں۔ مسلمانوں کی زبوں حالی کی دوسری وجہ تعلیم سے بے رغبتی ہے۔ آج جس کا جو دل چاہ رہا ہے، کر رہا ہے۔ اور جس کا دل چاہ رہا ہے، مسلمانوں کو ڈھول کی طرح بجا کر چلا جا رہا ہے۔ نہ پاسِ آئین ہے، نہ قانون داری کا کوئی لحاظ۔ ہر جگہ مسلمانوں کو مشقِ ستم بنایا جا رہا ہے۔ ان پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ دنیا خاموش، حکومتیں خاموش، دانشور خاموش، میڈیا خاموش، سیاست داں خاموس، حتی کہ پڑوسی کو بھی اب پاسِ جوار نہ رہا۔ شاید اسی فراق میں اپنی زندگی میں بدمست ہیں، کہ ہم پر پڑے گا تو دیکھا جائے گا۔ شاید انہیں یہ قاعدہ معلوم نہیں کہ۔

لگے گی کی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پہ صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے

حد تو یہ ہے کہ اگر کوئی غیرت مند صدائے حق بلند بھی کرتا ہے۔ تو اس کو نظرِ زنداں کر دیا جاتا ہے، اس کی آواز کو دبا دیا جاتا ہے، اور اس پر دہشت گردی کا مہر ثبت کر دیا جاتا ہے۔ اور ہم سب کچھ ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہتے ہیں۔ ہم سے نہ کچھ کیا جات ہے، نہ ہماری سنی جاتی ہے۔ وجہ کیا ہے؟ صرف اور صرف لا علمی اور آئین سے نا آشنائی، لا (Law) کی تعلیم ہمیں نہیں، نہ ہمارے دین کا علم ہمارے سینوں میں، نہ دنیا کا۔ جب ہمیں کچھ علم ہی نہیں تو کر ہی کیا سکتے ہیں، سوائے تماشائی کا رول نبھانے کے۔

اس طرح کے فتنوں کے انسداد کی خاطر ہمیں ذہنی طور پر تیار اور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہونا پڑے گا۔ دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم میں بھی مہارت حاصل کرنی ہوگی۔ قانون کا علم بھی از حد جو روز مرہ کی زندگی میں ضروری ہوتے ہیں، جاننا ہوگا۔ تاکہ کوئی ہمیں مشق ستم بنانے سے قبل سو مرتبہ ضرور غور و فکر کرے۔ کہتے ہیں کہ وہی سنگتیں تباہ ہوتی ہیں، جنھوں نے اپنے تعلیمی معیار کو کھو دیا۔ اور علم سے کورے لوگوں کی پیداور جہاں بکثرت ہوئی۔ سو ہمارا دوسرا اقدام تعلیم کے سلسلے میں ہونا چاہئے۔

ہماری تباہی و بربادی کی تیسری وجہ انتشار و اختلاف ہے۔ وہ حکومتیں مسمار ہو جایا کرتی ہیں، اور ان کا نام و نشان تک مٹ جایا کرتا ہے، جن میں خانہ جنگی اور آپسی اختلاف گھر کر جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اسلام کے لبادہ اوڑھے سوداگرانِ ایمان کے ساتھ آپ اتحاد و یکجہتی کرلیں۔ ان سے بالکل دور، نفور رہیں۔ لیکن جملہ اہل سنت و جماعت میں تو اتحاد ممکن امر ہے۔ مجھے حافظ دین وملت کا قول یاد آتا ہے کہ۔ "اتحاد زندگی ہے اور اختلاف موت" فروعیات میں اختلاف اپنی جگہ، مگر جب قوم وملت کی بات ہو تو یکجہتی ضروری ہے۔ اب فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، کہ اتحاد کر کے زندہ رہنا ہے۔ یا اختلاف کی زندگی میں گھٹ، گھٹ کر مرجانا ہے۔ ہمیں اپنی زبوں حالی کا شکوہ کرنے کی بجائے اپنے حصہ کا کام تو کرنا ہی چاہئے۔ کیوں کہ شکوہ سے کوئی کام نہیں بنتا۔ اس کے لئے میدان میں اترنا پڑے گا۔

شکوہِ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا اپنے حصے کی کوئی
شمع جلاتے جاتے

ہماری بربادی کی چوتھی وجہ ہے مصلحت، ہر کام مصلحت پر چھوڑ دینے کا نہیں ہوتا ہے۔ آج دانشورانِ قوم خاموش ہیں، سوال کرو تو مصلحت کی گولی دے کر چپ کروا دیا جاتا ہے۔ آخر کب یہ مصلحت کی گولی اور چورن اختتام کو پہونچے گا۔ ہر بار کی خاموشی نے دشمنانِ اسلام کو اتنا جری اور بے باک کر دیا ہے، کہ اگر آواز بھی اٹھائی جاتی ہے، تو ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور حکومت بھی انہیں کی پشت پناہی کرتی ہے۔ کیوں کہ انہیں ہماری قوم کا حال معلوم ہے، دس بارہ دن لڑ، بھڑ کر خاموش ہو جائیں گے۔ اگر آواز بلند ہوئی ہماری جانب سے تو ٹھیک، ورنہ انہیں ہماری جانب سے تو اس کی بھی امید نہیں ہوتی۔ سو مصلحت کی چادر اوڑھنے والے چادر پوشوں کو یہی کہوں گا، کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور اٹھ کھڑے ہوں، اب جاگ جانے کا وقت آیا۔ غفلت کے سہارے اپنی قوم کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اب سینہ سپر ہو کر مخالف قوتوں کے خلاف عملی کارروائی کرنے کا وقت آیا۔ سو آنے والی نسلوں کی اس دلدل سے نجات دہی اور ان کو بچانے کی خاطر جو کچھ کرنا ہے ہمیں کو کرنا ہوگا۔ شاعر اسکی عکاسی یوں کرتا ہے۔

اب تو مقتل سے بہر حال گزرنا ہوگا
بچ گئے ہم تو کسی اور کو مرنا ہوگا
اگلی نسلوں کو تباہی سے بچانے کے لئے
جو بھی کرنا ہے اسی نسل کو کرنا ہوگا

ہماری خستہ حالی کی پانچویں وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی مستقل سوشل پلیٹ فارم نہیں جہاں خبر رسانی کا سلسلہ ہموار کیا جائے۔ ہمیں اس پر بھی کام کرنے کی حاجت ہے، کہ شدت پسند گروہ ہم سے خوف کھائیں۔ آج بہت تکلیف ہوتی ہے، کہ ہمارے خلاف کوئی خبر ہوتی ہے، تو پوری دنیا میں نشر ہو جایا کرتی ہے۔ مگر وہیں کسی مسلم دشمن سماج نے کچھ کیا، تو بڑے سے بڑے صحافی اپنے قلم کو بند کرلیتے ہیں۔ ان کے قلم کی سیاہی سوکھ جایا کرتی ہے۔ اور حقیقت پسندوں کی زبانیں کٹ جایا کرتی ہیں۔

اسی لئے ہمیں سوشل میڈیا پر ایک فلیٹ فارم ہموار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ہر عیاں نہاں کو عوام کے سامنے واشگاف کیا جاسکے۔ اس سے ہوگا یہ کہ نقب زن خوف کھائیں اور دن تو دور کی بات ہے، رات میں بھی ان کو ہمت نہ ہوگی۔ ساتھ ہی صحافت کے میدان کو مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے، بے باک اور جری صحافی پیدا کرکے۔ تاکہ سماج کا کالا چٹھا بر سرِ عام کیا جاسکے اسی میں ہمارے بحالی کی راہ ہے۔

ہماری زبوں حالی کا چھٹا سبب سرکاری عہدوں سے بیزاری اور اغماض نظری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہر شعبہ میں اپنے لوگوں کو اتاریں، کہ وقت پر وہ ہمارے لئے مدد ثابت ہوں۔ حیرت کی بار تو یہ ہے ابھی کچھ دنوں قبل "سرکاری سلیکشن" کی ایک لسٹ نگاہوں سے گزری، جس میں کہیں کوئی ہماری قوم و برادری کا بندہ نہیں تھا۔ یہاں بھی ہمارے ہاتھوں کچھ نہ آیا سوائے محرومی کے۔ سو اس پر بھی ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے، کہ معاشرہ پراگندگی کا شکار نہ ہو، اور امن و امان کی راہ دراز ہو سکے۔

ہماری زبوں حالی کا ساتواں سبب (Politics) سیاست ہے۔ کب تک ہم غیر مسلم سیاست دانوں کا ناگوار بوجھ اپنے سروں پر برداشت کریں۔ اب ہمیں ایک مسلم لیڈر چننے اور میدانِ سیاست میں مسلم قائدین کو اترنے کی حاجت ہے۔ کفار سے تو ہمیں پہلے ہی کوئی توقع نہیں تھی، اب رہا سہا اعتماد بھی ٹوٹ گیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی حالتِ زار بھیڑ اور بکریوں کی طرح ہے۔ یکے بعد دیگرے سانحات رونما ہو رہے ہیں۔ ہماری مسجدوں کو مندر بتا کر ان پر غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے، اور ہمیں پر گولیاں بھی چلائی جا رہی ہیں۔ مزے کی بات تو یہ کہ پولیس بھی ہماری پروپرٹیز کو نظر آتش کرنے والوں کا بھرپور تعاون کر رہی ہے۔ اور ہم اگر صدائے حق بلند کردیں، ظلم کو ظلم کہہ دیں تو ہمیں گولی مار کر خاموش کرا دیا جاتا ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

پس پردہ یہ سارا کھیل سیاست و اقتدار کا ہے۔ جب کرسی گرم کرنے والے ان کے ہیں، تو انہیں کون کیا کہہ سکتا ہے۔ ایسے قانون کی جو ظالم کی حمایت میں ہو میں مخالفت کرتا ہوں، ان پانچ مصرعوں کے ساتھ۔

میں بھی خائف نہیں تختۂ دار سے
میں بھی منصور ہوں کہہ دو اغیار سے
کیوں ڈراتے ہو زنداں کی دیوار سے
جہل کی بات کو ظلم کی رات کو
میں نہیں مانتا میں نہیں جانتا

مختصر یہ کہ ہمیں بھی اب سیاست میں پیش قدمی کرنی ہوگی، اور اپنی مستقل ایک پارٹی آرگنائز (organize) کرنی ہوگی۔ تمام تر تجویزات پر عمل در آمد ہوتے ہوئے تب جا کر کہیں ہماری زبوں حالی میں سدھار کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک شعر کہہ کر رخصت ہونا چاہتا ہوں۔

تم سنو یا نہ سنو ہاتھ بڑھاؤ نہ بڑھاؤ
ڈوبتے ڈوبتے اک بار پکاریں گے تمہیں

سہراب ملت گوشۂ حیات و خدمات

لک الحمد یا اللہ والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قائد اہل سنت و پاسبان سنسری نیپال حضرت علامہ مولانا محمد سہراب رضوی رحمۃ اللہ علیہ۔ سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم، ہرینگر گاؤں پالیکا، سنسری، نیپال ایک عبقری شخصیت تھی، آپ کے بے شمار خدمات دین و اسلام کے حوالے سے موجود ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ ابتدائی تعلیم 1953ء میں اپنے مقامی مدرسہ اصلاح المسلمین، بھوٹہا، سنسری میں حاصل کی، پھر اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے 15 اپریل 1960ء میں انڈیا کا رخ فرمایا، اور مظہر اسلام بریلی شریف پہونچے، داخلہ لیے اور پھر مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کرنے لگے، مکمل تعلیم حاصل کرکے جب فراغت ہو گئی تو واپس اپنے وطن آکر کاروبار میں لگ گئے، کپڑوں کا کاروبار اور ساتھ میں دین اسلام کی تبلیغ جاری رکھے، لیکن پھر ایک حادثے میں آپ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا جس کی وجہ سے آپ گھر بیٹھ گئے، اسی اثناء میں بھوٹہا سے متصل تقریبا دو تین کیلو میٹر کے فاصلے پر کھڑکی ٹولہ گاؤں کے مکتب میں آپ کا انتخاب ہوا، جہاں آپ روزانہ تین کیلو میٹر پیدل چل کر آتے اور بچوں کو تعلیم دیتے، اور ترقیاتی کاموں میں مشغول رہے، یہاں تک کہ سنہ یکم محرم الحرام 1415 ہجری میں آپ نے مکتب کو ایک بہترین ادارہ مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم کی شکل میں قوم کے سامنے پیش فرمایا، اس طرح جب سے مدرسہ قائم ہوا ہے تب سے اب تک آپ مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم ہرینگر کھڑہی ٹولہ، سنسری، نیپال کی نظامت کرتے آرہے تھے، جہاں سے درجنوں افراد نے بلا واسطہ آپ کی شاگردی سے فیض حاصل کیا، اور پھر عالم حافظ بن گئے۔ اس طرح سے اس وقت آپ کے تلامذہ علما و حفاظ سینکڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

نیپال کے ضلع سنسری میں آج جو علماء حفاظ کی بہار ہے، وہ آپ ہی کی محبت کا ثمرہ ہے۔

آپ نے اپنی حیات زندگی میں کئی اہم کارنامے انجام دیے۔

آپ نے مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم، ہرینگر کھڑہی ٹولہ سنسری نیپال قائم فرمایا۔

نوری جامع مسجد، کھڑہی ٹولہ سنسری کو بہترین طرز پر بنایا۔

نوری جامع مسجد، بھوٹہا کو بہترین طریقے پر بنایا، جہاں آج سینکڑوں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ آپ کا قائم کردہ ادارہ مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم جہاں سینکڑوں طلبہ و طالبات آج بھی علم حاصل کر رہے ہیں، آج وہ ادارہ ایک دارالعلوم کی شکل اختیار کرچکا ہے، یہ سب آپ ہی کی محنتوں کا نتیجہ۔

سنسری نیپال میں آپ نے بدمذہبوں سے کئی مکالمے کئے اور باطل قوتوں کا منہ توڑ جواب دیا، علاقے کے ہزاروں لوگوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی، جس کا احسان اہل علاقہ کبھی نہیں اتار سکتے ہیں، جب تک آپ باحیات تھے بدمذہبوں پر اک رعب طاری تھا، مگر یہ دنیا فانی ہے یہاں سے ایک نہ ایک دن سب کو جانا ہے، سو اللہ نے آپ کو بھی اپنے پاس بلا لیا، اس طرح سے یکم دسمبر 2024ء بروز اتوار صبح 3:45 پر آپ کا وصال پر ملا ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت العالِم موت العالَم،

یعنی کہا جاتا ہے کہ ایک عالم کی موت دنیا کی موت ہوتی ہے، یقینا آپ کا اس دنیا سے چلا جانا امت مسلمہ سنسری کے لئے ایک عظیم خسارہ ہے، آپ کی ذات بابرکات بہت ہی اعلی تھی، آپ صوم و صلوٰۃ کے بے حد پابند تھے آپ نے اپنی زندگی کا پورا حصہ دین کے کاموں میں لگا دیا اور آپ نے بلا معاوضہ لوگوں کی امامت کروائی، دین کے ساتھ آپ بے حد مخلص تھے، بے لوث دین کی خدمت کرنا آپ کا شعار تھا، ناچیز راقم السطور، خود ان کے خاص شاگردوں میں سے ایک ہے، ابتدائی تعلیم سے لے کر فراغت تک مکمل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کیا، یہ آپ ہی کا فیضان ہے ناچیز راقم السطور پر جو آج اس جگہ پر کھڑا ہے۔

آپ علیہ الرحمہ کا قائم کردہ ادارہ مدرسہ رضویہ جیشیہ مسعود العلوم، ہرینگر کھڑہی ٹولہ، سنسری، نیپال جس کے آپ ناظم اعلیٰ تھے، اور تاحیات نظامت کی ذمہ داری ادا کرتے رہے، اس طرح آپ علیہ الرحمہ تقریبا 35 سالوں تک ادارہ کو اپنے خون جگر سے سینچتے رہے۔

آپ علیہ الرحمہ کے خاص شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل

مولانا ریاض احمد برکاتی ،مولانا کلام الدین برکاتی ،مولانا ہارون رشید مصباحی، مولانا قمر الزماں برکاتی ، مولانا امجد علی ضیائی،، مولانا اعجاز احمد برکاتی ضیائی، مولانا نعمت اللہ برکاتی

مولانا عبد اللہ برکاتی ،مولانا غیاث الدین ضیائی ، مولانا سراج الدین برکاتی ، مولانا بشیر احمد برکاتی ،حافظ و قاری سرفراز احمد ،حافظ و قاری نظام الدین برکاتی، حافظ و قاری فیاض احمد عطاری ،حافظ و قاری طارق رضا عطاری ،علامہ مولانا مفتی دانش رضا عطاری

مولانا مسعود عالم عطاری ۔

اور بھی کئی شاگرد ہیں جو بالواسطہ یا بلا واسطہ آپ کے شاگرد ہیں اور آپ کی محنت شاقہ سے سیکڑوں علماء حفاظ آج سنسری نیپال میں موجود ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور آپ علیہ الرحمہ کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے، آمین ثم آمین۔

نوٹ: یہ آپ علیہ الرحمہ کے مختصر خدمات ہیں جسے جلدی میں قلمبند کیا گیا ہے ان شاءاللہ تعالیٰ حضور سہراب ملت علیہ الرحمہ کے حیات وخدمات پر اک رسالہ ترتیب دینے کا ارادہ ہے، احباب اس میں ضرور رہنمائی فرمائیں گے،

: محمد بلال برکاتی نیپالی
5/12/2024

تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل کا ایک اور خوش آئند اقدام

مروجہ مذہبی اجلاس و اعراس کے انعقاد پر تقریری مباحثہ

مروجہ مذہبی اجلاس کے انعقاد کی افادیت و مضرات کے عنوان پر ایک تقریری مباحثہ تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل کے بینر تلے بتاریخ 28 نومبر 2024ء بروز جمعرات بمقام مدرسہ انوار العلوم خانقاہ گھسی کورہا زیر صدارت حضرت علامہ و مولانا حبیب الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم خانقاہ گھسی کورہا منعقد ہوا، جس میں کثیر تعداد میں علاقائی علمائے کرام، اساتذۂ مدارس اور ائمہ مساجد نے شرکت کی اور کافی غور و فکر اور گفت و شنید کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پر اتفاق ہوا اور اراکین اجلاس و اعراس سے عمل درآمد کی گزارش کی گئی

١۔ ہر پانچ دس کلو میٹر کے فاصلے پر جلسوں کا انعقاد نہ کیا جائے، انعقاد سے پہلے اس کی ضرورت پر غور کیا جائے

٢۔ پنڈال کے غیر ضروری آرائش پر پیسے نہ خرچ کیا جائے

٣۔ جلسہ جلدی شروع کیا جائے اور جلدی ختم کیا جائے بلکہ جلسے کا دورانیہ تین سے چار گھنٹہ ہوں اس سے زیادہ نہیں

٤۔ "مستورات کے لئے معقول انتظام و انصرام رہے گا" اعلان کو عملی جامہ پہنایا جائے بصورت دیگر جلسوں میں خواتین کی شرکت کو ممنوع قرار دیا جائے

٥۔ جلسے کی صدارت کسی ذمہ دار عالم دین کو سونپی جائے جو اسٹیج کے ماحول کو کنٹرول کر سکے نیز خطباء و شعراء کو وقت کی پابندی کرا سکے

٦۔ باصلاحیت اور سنجیدہ گفتگو کرنے والے خطباء کو مدعو کیا جائے اور دعوت نامہ کے ساتھ علاقائی تقاضے کے مطابق انہیں موضوع بھی دے دیا جائے

٧۔ زمانۂ ماضی میں مذہبی جلسوں میں نقبا کا کوئی واضح تصور نہیں ملتا ہے لہٰذا نقیب نہ بلایا جائے اور اگر بلایا جائے تو اس پر وقت کی پابندی اور خطیب کی علمی لیاقت کے مطابق القابات استعمال کرنے کی تاکیدی حکم دیا جائے

٨۔ دورانِ نعت و خطابت نوٹ پھینکنے کا رواج بند کیا جائے

٩۔ منبر رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تقدس کو پامال کرنے والے خطباء و شعراء کا بائیکاٹ کیا جائے

١٠۔ تمام شرکاء اسٹیج کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ بلا ضرورت شدیدہ اسٹیج پر موبائل استعمال نہ کرے اور نہ ہی غیر ضروری باتیں کریں

١١۔ مذہبی اجلاس و اعراس میں سوائے کھانے پینے کے دیگر تمام غیر ضروری دوکانوں پر پابندی لگائی جائے

دعا ہے کہ اللہ عزوجل مذکورہ بالا تجاویز پر علمائے اہل سنّت، دانشورانِ قوم و ملّت اور عوامِ اہل سنّت کو عمل درآمد کی توفیق بخشے، تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل کو اس غیر امکانی تمنا کو پوری کرنے کی ہمت و حوصلہ دے اور ہمارے اجلاس و اعراس ہمارے اسلاف کے روایتوں کے امین ہوں،

رپورٹ:
ایوب مظہر نظامی
جنرل سیکریٹری تحریک پاسبانِ ملت سیمانچل کشن گنج بہار

فارغین جامعہ اشرفیہ سنہ 2024ء کی قلمی کاوشیں

از قلم: محمد فضل الرحمن برکاتی مصباحی

پچاسویں عرس عزیزی موسوم بہ جشن زریں کے موقع پر فارغ ہونے طلبہ جامعہ اشرفیہ کی قلمی کاوشیں نظر نواز ہوتی رہیں۔امسال تقریبا تین درجن نو فارغین نے قرطاس و قلم کے میدان میں قدم رکھا ہے۔جن کی اولین قلمی کاوش منظر عام پر آنے اور تاج مصباحی سے سرفراز ہونے پر ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں۔جن احباب نے راقم سطور کو تعارف کے لیے ایک ایک نسخہ پیش کیا ہے۔ہم ان کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے۔

1

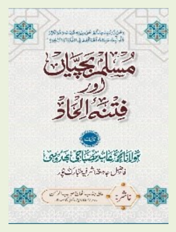

نام کتاب: مسلم بچیاں اور فتنہ الحاد

تالیف: مولانا محمد عابد مصباحی بھدوہی

صفحات: 96

ہر دور میں اسلام کی شبیہ مسخ کرنے، اسے مٹانے اور اس سے بد ظن کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں لیکن علمائے کرام نے ان فتنوں کی سرکوبی کر کے ہمیشہ اسلام کو سربلند کیا اور تعلیمات اسلامی سے امت مسلمہ کو روشناس کرایا۔اس دور میں فتنہ الحاد بڑی تیزی کے ساتھ سر ابھار رہا ہے۔خصوصا نوجوان مسلم بچے بچیوں میں اسلام کے بارے شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے شوشے چھوڑے جا رہے ہیں۔اسی کے متعلق آگاہی اور خبردار کرنے کے لیے مولانا عابد مصباحی نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔سب سے پہلے الحاد کا معنی و مفہوم بیان کیا ہے۔اس کے بعد موجودہ حالات کے تناظر میں الحاد کا تجزیہ، سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں، دین سے دور کرنے کے طریقے، مخلوط نظام تعلیم کے نقصانات، مسلم خاندانوں میں مذہبی تعلیمات سے دوری، آزادی نسواں کا مغربی تصور وغیرہ ذیلی عنوانات پر خامہ فرسائی کی ہے۔پھر فتنہ الحاد کا جائزہ، اسباب اور تدارک پر نئے نئے عنوانات سے مزین کر کے گفتگو کی ہے۔اخیر میں ملحدین کے چند عقلی اعتراضات کے جوابات بھی پیش کیے ہیں۔یہ کتاب بڑے اہم موضوع پر ہے۔اس فتنے سے آگاہی اور سرکوبی کے لیے عوام و خواص، علما و طلبہ سب کو تیار رہنا چاہیے۔یہ کتاب اس کے لیے معاون ثابت ہوگی۔

تقریظ جلیل شیخ الادب حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، کلمات تبریک حضرت مولانا ذیشان مصباحی امروہوی اور تقدیم حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی مصباحی نے لکھی ہے۔

2

نام کتاب: مرزا جہلمی کا علمی محاسبہ

تالیف: مولانا محمد قادری مصباحی

صفحات: 104

یہ زمانہ فتنوں کے ظہور کا زمانہ ہے۔نت نئی شکل میں فتنے سر ابھار رہے ہیں۔اس لیے علمائے کرام کی ذمہ داریاں بھی کافی بڑھ گئی ہیں لیکن ظہور فتن کے اعتبار سے ان کی سرکوبی کا تناسب کم ہے۔اس لیے علمائے کرام کو اس سلسلے میں بھی اپنی کوششیں تیز کر دینا چاہیے۔انھی فتنوں میں سے ایک فتنہ انجینیئر مرزا جہلمی کی تحریریں اور بیانات ہیں۔اس کی زد میں نوجوان نسل بڑی تیزی کے ساتھ آ رہی ہے اور اسلام کے عقائد و معمولات، مسلمات و نظریات کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہو رہی ہے۔اسی کے رد و ابطال اور قرآن و سنت کی صحیح ترجمانی کے لیے مولانا محمد قادری مصباحی نے بڑی اچھی کوشش کی ہے۔ان کی یہ کوشش لائق تحسین و تبریک ہے۔جن موضوع کے تحت انھوں نے قلم اٹھایا ہے ان کی فہرست یہ ہے:

عقیدہ توحید کے تحت گستاخی

منی گاڈ کا فلسفہ

میراث کی غلط تقسیم

تراویح کا تارک گنہ گار نہیں

قربانی واجب نہیں ہے

خون نجس نہیں ہے

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت ہے

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کے حنبلی ہونے کا ثبوت

مجھے امید ہے کہ اسی طرح موصوف مرزا جہلمی کے تمام اعتراضات کا جواب تحریر کر کے ایک بہترین کارنامہ انجام دیں گے۔

حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی۔ مصباحی نے "تقریظ احسن" اور حضرت مولانا رئیس اختر مصباحی نے "تقدیم" سپرد قلم کی ہے۔

3

نام کتاب: نماز کا طریقہ احادیث کی روشنی میں

مؤلف: مولانا محمد عبد العزیز مصباحی دھنباد

صفحات: 128

اس کتاب میں حنفی طریقہ نماز کو احادیث نبویہ سے ثابت کیا گیا۔یہ کتاب در اصل غیر مقلدین کی جانب سے حنفی مذہب پر لگائے گئے الزام"
حنفیوں کی نماز حدیث کے موافق نہیں ہے"
کا مسکت جواب ہے۔جس میں مؤلف کتاب نے یہ ثابت کیا ہے کہ قیام سے لے کر سلام تک تمام ارکان و افعال احادیث صحیحہ رجیحہ کے عین موافق ہیں۔

مولانا عبد العزیز مصباحی کی یہ کوشش لائق تحسین و ستائش ہے۔امید کہ موصوف اس سلسلہ میں اضافہ کر کے دین و سنیت کا اچھا کام کریں گے۔

کلمات تکریم خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، کلمات خیر حضرت مولانا سلطان احمد قادری ہالینڈ اور تقریظ جمیل استاذ حدیث حضرت مولانا صدر الوری قادری مصباحی کے قلم سے موجود ہے۔

4

نام کتاب: السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

تصنیف: اعلی حضرت امام احمد رضا قادری

تعریب: مولانا محمد برکات رضا برکاتی مصباحی

صفحات: 47

مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے رد و ابطال میں لکھا گیا اعلی حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی علیہ الرحمہ کا اردو رسالہ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب بہت مشہور ہے۔اس کتاب کا عربی زبان میں ترجمہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ہونہار اور ذہین و فطین طالب علم مولانا محمد برکات رضا برکاتی مصباحی نے کیا ہے۔جامعہ اشرفیہ کے شیخ الادب حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی نے عربی زبان میں بڑا عمدہ مقدمہ لکھا ہے اور مولانا جنید احمد مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ نے کلمات طیبات سپر قلم کیے ہیں۔قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے فتنے کی سرکوبی کے لیے یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا ہے۔خصوصا مترجم کتاب نے عربی خواں طبقہ کے لیے ایک بہترین ہتھیار فراہم کر دیا ہے۔

5

نام کتاب: اجر فراواں کی بشارتیں

مؤلف: امام شمس الدین محمد بن علی معروف ابن طولون صالحی علیہ الرحمہ

مترجم: مولانا محمد عثمان رضا شفیق تاجی مصباحی

صفحات: 80

زیر نظر کتاب اجر فراواں کی بشارتیں امام ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن علی بن احمد معروف بہ ابن طولون صالحی دمشقی حنفی (880ھ_953ھ) کی کتاب فصل الخطاب فی تضعیف الثواب کا سلیس اور اردو ترجمہ ہے۔جس میں ان احادیث نبویہ کی مختلف جہات سے تشریح و توضیح کی گئی جن میں یہ مضمون آیا ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی میں نماز کی ادائیگی پر عام مساجد سے درجہا ثواب ہے۔

اس کتاب کو مترجم کتاب نے اردو زبان میں ترجمہ کر کے اردو خواں طبقہ کے لیے استفادہ آسان بنا دیا ہے۔کتاب کا مقدمہ ادیب اسلام مولانا نفیس احمد مصباحی اور تقریظ جلیل سراج الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی نے لکھی ہے۔

6

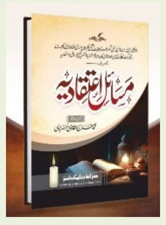

نام کتاب: مسائل اعتقادیہ

تالیف: مولانا محمد معراج القادری مصباحی

صفحات: 216

یہ کتاب 300 ایسے سوال و جواب پر مشتمل ہے جو باب عقائد سے تعلق رکھتے ہیں۔اس میں 100 عقائد متعلقہ الوہیت، 50 عقائد متعلقہ نبوت، 25 عقائد متعلقہ قرآن کریم اور 125 عقائد کے متفرق مسائل موجود ہیں۔یہ کتاب عام فہم انداز میں لکھی گئی ہے۔عوام الناس کے لیے کافی مفید ہے۔

کتاب کے آغاز میں "کلمات تکریم" امین ملت پروفیسر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی نے لکھی ہے۔خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مفتی وجہ القمر رضوانی، مفتی و قاضی انجمن اسلامیہ اہل سنت دیوان بازار کٹک اور تلمیذ حضور حافظ ملت مولانا مفتی حامد القادری مصباحی مظفر پور بہار کی تحریریں تقریظ عظیم اور تقریظ جلیل کے عنوان سے شامل ہیں۔تقدیم، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مؤقر استاذ حضرت مولانا ناظم علی رضوی مصباحی نے سپرد قلم کی ہے۔

7

نام کتاب: رہنمائے مسائل جدیدہ

تالیف: مولانا محمد معراج القادری مصباحی

صفحات: 160

یہ کتاب 50 جدید مسائل کے جوابات پر مشتمل ہے۔اس میں مختلف کتب فقہ سے ماخوذ جدید مسائل شامل کیے گئے۔ان میں کثیر مسائل وہ ہیں جن کے فیصلے مجلس شرعی کے سیمیناروں میں متفقہ طور پر ہو چکے ہیں۔مولف موصوف نے جمع و ترتیب کے بعد انھیں نئے رنگ و آہنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔اور طلبہ و عوام الناس کے لیے ان مسائل سے استفادہ مفید بنا دیا ہے۔

8

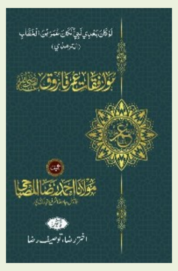

نام کتاب: موافقات عمر

تالیف: مولانا احمد رضا مصباحی

صفحات: 88

خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر مجتہد صحابی رسول، خلیفہ راشد، انبیائے کرام اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد امت محمدیہ میں سب سے افضل شخصیت ہیں۔آپ کے اوصاف و کمالات میں ایک عظیم وصف یہ ہے کہ آپ کی رائے اور مشوروں کے موافق متعدد بار آیات کریمہ کا نزول ہوا ہے۔اعلی حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس وصف عظیم کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے "الموافق رأیہ بالوحی والکتاب"۔

زیر نظر کتاب میں مؤلف موصوف نے ایسی بیس آیات کریمہ اور ان کے شان نزول کو بیان کیا ہے جو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آرا اور مشوروں کے موافق نازل ہوئی ہیں۔یہ موصوف کی اچھی کوشش ہے۔امید کہ آئندہ بھی اس کوشش کو جاری رکھیں گے۔

کتاب کے آغاز میں عرض حال کے بعد ماہر علم میراث حضرت مفتی محمد نسیم مصباحی دام ظلہ استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی تقریظ جلیل اور اور مولانا غلام محمد ہاشمی مصباحی استاذ جامعہ قادریہ مدینۃ العلوم بنگلور کی تقدیم ہے۔

اس موضوع پر عربی زبان میں بھی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔جن کے نام یہ ہیں۔

(1) شرح قطف التمر فی موافقات عمر رضی اللہ عنہ للامام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

(2) فتح الوهاب فی موافقات سیدنا عمر بن الخطاب للشیخ علامہ بدر الدین المغربي الحسيني

(3) نظم اللآلی والدرر فی موافقات سیدنا عمر للسید عبد الرحمن بن جعفر الکتاني

9

نام کتاب: فکر و دانش

جمع و ترتیب: مولانا سرور علی مصباحی

صفحات: 364

یہ کتاب مفکر ملت حضرت مولانا ادریس مصباحی بستوی نائب ناظم جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے گراں قدر دینی، علمی، فکری مضامین کا مجموعہ ہے۔جسے مولانا سرور علی مصباحی نے بڑی محنت سے تلاش و جستجو کے بعد مرتب کیا ہے۔اس سے پہلے بھی مرتب کتاب، مفکر ملت کی کتاب "تاریخ ہند کے گمشدہ اوراق" کو مرتب کر چکے ہیں۔اس سے پہلے یہ رسالہ قسط وار ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہو چکا تھا۔امسال ان کے مضامین کو مرتب کر کے فاضل موصوف نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔اللہ عزوجل انھیں جزائے خیر سے نوازے۔

یہ کتاب کل 48 مضامین پر مشتمل ایک حسین گلدستہ ہے۔اس کتاب پر دعائیہ کلمات پیر طریقت مولانا عبد الرقیب رحمانی اور مقدمہ حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور نے لکھا ہے۔

10

نام کتاب: مصباح الایمان

تالیف: مولانا سرور علی مصباحی

صفحات: 116

یہ ایمان و عقائد کے موضوع پر مشتمل چالیس احادیث نبویہ کا مجموعہ ہے۔جس میں چالیس احادیث کو ان کی توضیح و تشریح کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔اخیر میں ان احادیث کے راویان کا اجمالی تعارف بھی کرایا ہے۔کلمات تحسین پیر طریقت مولانا عبد الرقیب رحمانی استاذ جامعہ عربیہ اشرفیہ گائے گھاٹ، بستی نے تحریر کیا ہے۔کلمات طیبات مفکر ملت مولانا ادریس بستوی اور مقدمہ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور کے چیف ایڈیٹر مولانا مبارک حسین مصباحی نے سپرد قلم کیا ہے۔

11

نام کتاب: خدا کا وجود سائنسی نظریات کی روشنی میں

تالیف: مولانا محمد جاوید رضا مصباحی

صفحات: 88

اس کتاب میں وجود باری تعالیٰ کو عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔یہ دراصل ملحدین کی جانب سے باری تعالیٰ کے وجود پر کیے جانے والے اعتراضات کا جواب ہے۔چوں کہ اثبات وجود میں سائنسی نظریات کو کثرت کے ساتھ پیش کیا ہے۔اس لیے یہ کتاب اپنے نام کے بالکل موافق و مناسب ہے۔"کلمات خیر "حضرت مولانا صدر الوری مصباحی اور" تقریظ جلیل "حضرت مولانا حبیب اختر مصباحی نے سپرد قلم کیے ہیں۔

12

نام کتاب: نقوش قلم

جمع و ترتیب: محمد معاذ قادری مصباحی

صفحات: 76

فخر القراء حضرت مولانا قاری محمد یحیی اعظمی سابق استاذ و ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے 14 مضامین کو ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور کی فائلوں سے تلاش کر کے، بڑے سلیقہ سے ان کے نبیرہ مولانا محمد معاذ قادری مصباحی نے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔اس قلمی اثاثہ کو منظر عام پر لانے کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔شروع کتاب میں عرض مرتب اور صاحب مضامین کا مختصر تعارف اور اخیر میں ان کی خدمت میں پیش کیے گئے چند مناقب بھی شامل ہیں۔

13

نام کتاب: اسلام کے اہم احکام

مؤلف: مولانا جان محمد رضوی مصباحی

صفحات: 151

یہ کتاب

نماز، روزہ، زکات، اطاعت والدین، غیبت، چغلی، صلہ رحمی اور شراب نوشی جیسے موضوع پر آیات قرآنیہ، احادیث، اقوال علما اور مسائل کا حسین مجموعہ ہے۔عام فہم انداز اور اچھے اسلوب میں امر بالمعروف و نھی عن المنکر کے جذبہ کے تحت مؤلف نے یہ کتاب لکھی ہے۔حضرت مولانا ناظم علی مصباحی کی تقریظ اور حضرت مولانا ارسلان مصباحی کے تقدیم سے مزین یہ کتاب عوام الناس کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوگی۔

14

نام کتاب: اربعین اعظمی

ترتیب: مولانا فیض احمد اعظمی مصباحی

صفحات: 32

ایمان، عبادات، اضحیہ اور معجزات جیسے مضامین پر مشتمل چالیس احادیث نبویہ کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے۔جسے اصلاح عقائد و اعمال کے لیے مؤلف کتاب نے ترتیب دیا ہے۔حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی مصباحی نے اس پر تقریظ ثبت کی ہے۔

15

نام کتاب: چالیس احادیث قدسیہ

جمع و ترتیب: مولانا محمد مجاہد اختر مصباحی

صفحات: 56

کتاب کے مرتب مولانا محمد مجاہد اختر مصباحی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مؤقر استاذ، صاحب کتب کثیرہ حضرت مولانا اختر حسین فیضی مصباحی حفظہ اللہ کے صاحب زادے ہیں۔اس کتاب کے ذریعہ انھوں نے اپنی تالیف کا آغاز کیا ہے۔جس میں انھوں نے مشکاۃ المصابیح سے اللہ عزوجل کی عظمت و کبریائی، اطاعت الہی کا اجر، قرب الہی اور رحمت خداوندی، مغفرت اور صبر پر اجر، توبہ و استغفار، روزے کی فضیلت، فکر دنیا، ریا اور شہرت کی مذمت، اور امت محمدیہ کی فضیلت وغیرہ سے متعلق چالیس احادیث نبویہ کو جمع کیا ہے۔مرتب کتاب نے حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی کی مشہور کتاب مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح سے احادیث کے ترجمہ اور تشریح کے سلسلے میں خوب استفادہ کیا ہے۔کتاب کا مقدمہ حضرت مولانا قاسم مصباحی ادروی نے لکھا ہے۔

16

نام کتاب: والدین کی ذمہ داریاں

تالیف: مولانا محمد معاذ مصباحی بھدوہی

صفحات: 40

اسلام میں حقوق والدین اور حقوق اولاد کے سلسلے میں بڑی اچھی تربیت اور رہنمائی کی گئی ہے۔اس کتاب میں اولاد کے متعلق والدین کی ذمہ داریوں کے بارے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔مختصر میں یہ کتاب اچھی تیار ہوئی ہے۔ماں باپ کو ایک بار اس کتاب کو ضرور پڑھنا چاہیے۔تقریظ، حضرت مولانا فیصل حسین اشرفی صدر المدرسین جامعہ شمسیہ تیغیہ، بھدوہی نے لکھی ہے۔

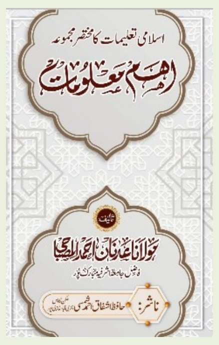

17

نام کتاب: اہم معلومات

تالیف: مولانا عدنان احمد مصباحی

صفحات: 24

یہ کتاب دین اسلام کے بنیادی اور اہم موضوعات پر مشتمل ہے۔جس میں باری تعالیٰ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسل، قرآن کریم، ارکان اسلام، غزوات اور اسلامی تاریخ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے۔

18

نام کتاب: امام اعظم اور علم حدیث

مؤلف: مولانا محمد اویس مصباحی گجرات

صفحات: 96

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک فقیہ مجتہد ہونے کے ساتھ بہت بڑے محدث تھے۔اس کتاب میں امام اعظم کے علم حدیث میں رسوخ، کمال اور مہارت پر مختلف جہتوں سے روشنی ڈالی گئی ہے، جیسا کہ اس کتاب کی فہرست سے عیاں ہے۔اس کتاب کی صرف فہرست میرے پیش نظر ہے ہم اس فہرست سے چند عنوانات پیش کرتے ہیں جس پر مؤلف کتاب نے گفتگو کی ہے:

امام اعظم اور علم حدیث

امام اعظم اور اخذ حدیث

امام اعظم اور عمل بالحدیث

امام اعظم اور تطبیق احادیث

امام اعظم اور جرح و تعدیل

مسانید امام اعظم

سند حدیث کے اعتبار سے امام اعظم کی خصوصیات

امام اعظم کے مستدلات احادیث کی روشنی میں۔

19

نام کتاب: اعلی حضرت امام احمد رضا سادات کرام کی نظر میں

تالیف: مولانا داؤد رضا مصباحی

صفحات: 133

زیر مطالعہ کتاب میں اعلی حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ کے متعلق مختلف جہات میں معروف و مشہور سادات کرام کے تاثرات کو جمع کیا گیا ہے۔اسے مؤلف کتاب نے درج ذیل گیارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے:

پہلا باب سادات علمائے حرمین کے تاثرات و تقریظات

دوسرا باب: امام احمد رضا سادات علمائے پاکستان کی نظر میں

تیسرا باب: امام احمد رضا سادات علمائے ہند کی نظر میں

چوتھا باب: امام احمد رضا مفکرین و محققین سادات کی نظر میں

پانچواں باب: امام احمد رضا سادات دانشوران کی نظر میں

چھٹا باب چند معروف صحافی و نقاد سادات کرام کے تاثرات

ساتواں باب: امام احمد رضا نامور سادات شعرا کی نظر میں

آٹھواں باب: امام احمد رضا القاب و آداب کے آئینے میں

نواں باب: سادات ہند و پاک کے پیش کردہ القاب و آداب

دسواں باب: امام احمد رضا سادات کاملین کی نظیر میں

گیارھواں باب: امام احمد رضا سادات اکابرین کی نظر میں

ابتدائیہ میں

حضرت مولانا ناظم علی مصباحی اور حضرت مولانا صدر الوری قادری مصباحی کی تقریظات جلیلہ، حضرت مولانا ثناء اللہ اطہر مصباحی مظفر پور کی تقریظ جمیل اور حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی مصباحی کی دو تحریریں تقریظ احسن اور تقدیم اس کتاب کے حسن میں اضافہ کر رہی ہیں۔

سُدر پچھم پردیش کے سربراہ محترم المقام جناب نذیر میاں کی آمد کے موقع پر مدرسہ تعلیمی سدھار اور اعزازی پروگرام کا انعقاد

سُدر پچھم پردیش کے سربراہ محترم المقام جناب نذیر میاں کی آمد کے موقع پر میں مدرسہ عربیہ اہل سنت نورالعلوم روہنی 7 پوکھر بھنڈا ضلع روپندیہی میں مدرسہ کی تعلیم کی اصلاح کے حوالے سے مدرسہ تعلیمی سدھار اور اعزازی پروگرام منعقد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے کیا گیا، اس کی صدارت علما کونسل نیپال ضلع روپندیہی کے صدر مولانا عبدالنبی نے کی، جس میں معزز ریاستی سربراہ محترم المقام جناب نذیر میاں مہمان خصوصی تھے۔ جس میں خصوصی طور پر روہنی گاؤں پالیکا کے چیئرمین بدیا پرساد یادو، دستور ساز اسمبلی کے سابق رکن اور سدھارتھ نگر میونسپلٹی کے چیئرمین جناب اشتیاق احمد خان، اوم ستیا گاؤں پالیکا کے جناب چیئرمین منجیت یادو، عزت مآب صوبائی وزیر اعلیٰ کے چیف پرائیویٹ سکریٹری جناب صابر علی، نیپال حج کمیٹی کے مرکزی رکن جناب جبول میاں، مسلم سماجی کارکنان جناب طاہر علی، روہنی گاؤں پالیکا کے تمام وارڈوں کے صدر حضرات اور علاقے کے دیگر معزز افراد ومدارس روپندیہی کے صدر حضرات موجود تھے۔ اس موقع پر علما کونسل نیپال کے مرکزی صدر حضرت مولانا سید غلام حسن مظہری نے کہا کہ مدارس اسلامیہ ملک نیپال میں تعلیم اور تدریس کے میدان میں بہترین فریضہ انجام دے رہے ہیں اور یہاں پر تمام مدارس حکومت کی خواہش کے مطابق تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دے رہے ہیں ،علاقائی حکومتیں یعنی نگر پالیکا اور گاؤں پالیکا مدارس اسلامیہ میں جدید تعلیم کے لیے ٹیچروں کی فراہمی کے اسباب پیدا کرتی ہے لیکن اردو اور عربی کی تعلیم کے لیے اب تک

انہوں نے کوئی خاص پیش رفت نہیں کی ہے لہذا ہم دیہی اور شہری پالیکاؤں کے تمام صدر حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے ماتحت مدارس میں اردو اور عربی کے ٹیچروں کی بھی تقرری کریں تاکہ تعلیم و تعلم کا انتظام بہتر طریقے سے انجام پا سکے۔ انھوں نے مزید کہا کہ نیپال حج کمیٹی میں مولانا حضرات کی شمولیت کو بھی یقینی بنانا چاہیے کیونکہ علماء حج کے تعلق سے شرعی معلومات کو بہتر طریقے سے سمجھتے اور جانتے ہیں اور اسے اچھی طرح نبھا اور کر سکتے ہیں۔ سید صاحب قبلہ کے مطالبے کو تسلیم کرتے ہوئے روہنی گاؤں پالیکا کے چیئرمین ودیا پرساد یادو اور اوم ستیا گاؤں پالیکا کے چیئرمین منجیت یادو نے کہا کہ مدرسوں میں کنٹراکٹ کی بنیاد پر مولانا حضرات کی تقرری کے لیے بہت جلد پہل کی جائے گی۔ سدھارتھ نگر کے چیئرمین اشتیاق احمد خان نے کہا کہ نیپال میں مسلم کمیونٹی کے اندر بہت سے مسائل ہیں اور ان مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

سُدر پچھم پردیش کے سربراہ محترم المقام جناب نذیر میاں نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ وفاقی حکومت سے مسلم کمیونٹی کے مسائل حل کرنے کی درخواست کریں گے۔ تعلیم پر زور دیتے ہوئے صوبائی سربراہ نے کہا کہ وہ معیار کو بہتر بنانے کے لیے بھی اقدامات کریں گے۔ اس پروگرام میں ریاستی سربراہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔

پروگرام کے اختتام کے بعد صوبائی سربراہ محترم المقام جناب نذیر میاں نے روپندیہی کے مختلف مدارس مثلاً مدرسہ غوثیہ چین پور مدرسہ بنی پور ،جامعہ قمر النساء چین پور وغیرہ کا دورہ کیا اور وہاں کا تعلیمی جائزہ لیا ،وہاں کے ارکان اور طلبہ و طالبات سے ملاقات کی اور انہیں پوری محنت اور لگن سے ۔ سے دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی تاکید کی، انہوں نے طلبہ سے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے والدین نے جو آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقت دیا ہے یہ بہت قیمتی ہے اس کو ضائع نہ کریں اور اپنا پورا وقت تعلیم حاصل کرنے میں لگائیں اور اپنے

جامعہ قمر النساء نسواں کالج چین پور میں نذیر میاں کا دورہ فائل فوٹو

ملک اور اپنی قوم کا نام ساری دنیا میں روشن کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مدارس اسلامیہ نیپال میں تعلیم کے میدان میں اچھا کام کر رہے ہیں، حکومت کو چاہیے کہ ان کی بہتری کے اقدامات کریں تاکہ ان کا تعلیمی معیار مزید بہتر سے بہتر ہو سکیں۔

حج سمیتی کے پرتینیدھی زبور میاں صاحب ، روہینی گاؤں پالیکا ادھیکچھ جناب بدیا پرساد یادو صاحب ، سدھارتھ نگر پالیکا کے نگر پرموکھ جناب اشتیاق احمد خان صاحب ، اوم ستیا گاؤں پالیکا کے ادھیکچھ جناب منجیت یادو صاحب ، روہینی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر 1 کے وارڈ ادھیکچھ عابد علی اپٹھان صاحب ، روہینی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر 7 کے وارڈ ادھیکچھ جناب عبدالحنان صاحب ، روہینی گاؤں پالیکا وارڈ نمبر 5 کے وارڈ ادھیکچھ جناب مدھو پرساد گھیمیرے صاحب اور سماج سیوی جناب طاہر علی صاحب علاوہ ازیں بہت سے علاقے اور ضلع کے سیاسی، سماجی، مذہبی رہنما و شخصیات کی آمد ہوئی ہے۔

س موقعے پر علماء کاؤنسل نیپال شاخ روپندیہی کے نائب صدر حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب ، مولانا غلام سرور صاحب ، مولانا عبد اللہ عارف صدیقی صاحب ، مولانا نور محمد صاحب، مولانا پرویز مشرف صاحب، مولانا سید قطب الدین صاحب، مولانا عامر صاحب، مولانا ابو ہریرہ صاحب، مولانا طاہر علی صاحب، مولانا نظام الدین صاحب اور انکے علاوہ ضلع روپندیہی اور ضلع نولپراسی کے اکثر علماء کرام اور عوام وخواص موجود رہے

محمد خوشبو الدین نظامی عرف ظہیر الدین
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

مائنارٹی کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائن سینٹر کریم الدین پور گھوسی ضلع مؤ کے تحت دوروزہ کیلی گرافی ورکشاپ بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

مؤ
پریس ریلیز (نیپال اردو ٹائمز
گزشتہ روز مؤ ضلع کے گھوسی قصبہ میں واقع مائنارٹی کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائن سینٹر کریم الدین پور گھوسی ضلع مؤ کے تحت دوروزہ کیلی گرافی ورکشاپ بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں مؤو اعظم گڑھ اضلاع کے بیشتر مدارس، اسکول و کالج کے طلبہ و طالبات شریک ہوئے۔ ورکشاپ ٹریننگ کے دوران صالحہ خلیل البرکات پبلک اسکول علی گڑھ نے کہا کہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی جانب سے چلنے والے دوسالہ کورس ڈپلوما کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائن کی سند دی جاتی ہے۔ کیلی گرافی کا کورس 2 سالہ کورس ہے ۔جس میں طلباء و طالبات کو مفت رجسٹریشن کے ساتھ ساتھ کتابیں ڈرائنگ شیٹ، ڈرائنگ کٹس و مفت تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کورس کو کرنے کے بعد ہر سال فارغ ہونے والے طلباء روزگار سے جڑ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی روایتی فنّ خطاطی کو زندہ اور باقی رکھنے کا کام ہوتا ہے۔
نہا سردار البرکات پبلک اسکول علی گڑھ نے کہا کہ خطاطی کے لیے مخصوص قلم بنائے جاتے ہیں۔ "برو" یا "بانس" یا "بمبو" کے قلم مشہور ہیں۔ قلم کی نوک، حرفوں کی چوڑائی کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ حروف جتنے چوڑے، قلم کی نوک اتنی چوڑی۔ دوات: دوات، شے اور ہمہ قسم کے رنگ بھی استعمال ہوتے ہیں۔
احسان علی ڈائریکٹر حیات علی کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ نے کہا کہ کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائننگ ایک ایسا فن ہے جس میں الفاظ، تصویروں، مختلف اشکال اور رنگوں کو جوڑ کر کسی طرح کا پیغام لوگوں تک پہونچاتا ہے۔ کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائننگ کو مارکیٹ میں لانا بے حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ کیلی گرافی اینڈ گرافک ڈیزائننگ عوام میں عام کریں تاکہ روزگار ایک اہم خاص موقع فراہم ہو سکے۔ جو بڑھتی ہوئی مہنگائی میں ایک بہترین ذریعہ معاش بن سکے۔
محمد عمار خان پرنسپل انڈین مائنارٹی انسٹیوٹ گھوسی نے کہا کہ انسان خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور ایک گرافک ڈیزائنر اپنی صلاحیتوں کی مدد سے کسی بھی چیز کو اس انداز سے ڈیزائن کرتا ہے کہ اس میں خوبصورتی، انفرادیت اور نفاست کے تمام پہلوؤں کو اُجاگر کر کے دیکھنے والے کی توجہ بھی حاصل کی جا سکے۔ اب گرافک ڈیزائننگ میں جدید سافٹ وئیر کی آمد نے اس شعبہ کو بہت پرکشش اور دلچسپ بنادیا ہے۔ اب ہم کسی بھی ڈیزائن کو اپنی مرضی کے مطابق تخلیق کر سکتے ہیں۔ ڈیزائننگ کا کام کرنے والوں کے لئے اب اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اپنے کام کو بہتر انداز سے پیش کرنے میں آسانی ہوگئی ہے۔
ورکشاپ ٹریننگ کے اختتام پر مذکورہ سینٹر کے اساتذہ و کچھ طلبا و طالبات کو ٹریننگ سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی شیخ الحدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی، مولانا مفتی جمال مصطفی قادری پرنسپل جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، قاری کلیم رضا ضیائی، مولانا امیر الدین شمسی، مفتی جمال احمد و سرفراز احمد مچھلی شہر جونپور، مولانا محمد عابد ادری، نواز اشرف مؤ، سنیل کمار یادو، وویک کمار، پرمود کمار پانڈے، اقدس رضا ضیائی کے علاوہ دیگر اساتذہ شریک رہے۔

٦ویں ثاقب رضوی میموریل کینسر آگاہی میراتھن کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

ماحولیاتی پائیداری اور خواتین کی حفاظت کے لیے بیداری پیدا کرنے کے لیے ایک پہل
سیکیورٹی بڑھانے کے لیے اختراعی ایپ اور ایمرجنسی کارڈ کا منفرد آغاز۔
مدھوبنی محمد سالم آزاد
رضوی گروپ کی ہیلپ یور سیلف فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام، ایڈووکیٹ روبینہ اختر حسن رضوی اور ڈاکٹر اختر حسن رضوی کی قیادت میں ٦ویں ثاقب رضوی میموریل کینسر آگاہی میراتھن کا اختتام ہمارے عزم کو واضح کرتا ہے ایم ایم آر ڈی اے جی ٨ میں منعقد کی گئی میراتھن بی کے سی ممبئی نے ہزاروں رنرز، رضاکاروں اور حامیوں کو جمع کیا جنہوں نے مثبت اظہار کیا تبدیلی کے لیے اپنی حمایت ظاہر کی اس سال کی میراتھن کا مرکزی موضوع خواتین کی حفاظت اور بااختیار بنانا تھا جو سب کے لیے ایک محفوظ اور جامع ماحول پیدا کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے مزید برآں، گو گرین، پلاسٹک فری مہم نے ماحولیات کے بارے میں بیداری پیدا کی اور پروگرام کی جھلکیاں ماحول دوست عادات کو اپنانے کے لیے شرکاء کی حوصلہ افزائی کی۔
دن کا آغاز ایک پرجوش وارم اپ سیشن سے ہوا، جس کے بعد معززین کی موجودگی میں میراتھن کو فلیگ آف کیا گیا۔ اس موقع پر اداکار ارباز خان، سوارا بھاسکر، اور منور فاروقی بھی موجود تھے، جو اس تقریب کے اہم چہرے تھے، اولمپیئنز ایشوریہ مشرا اور راہول کدم کے ساتھ، تقریب کے سفیروں میں ورسووا اسمبلی حلقہ کی ایم ایل اے ورشا گائیکواڑ بھی موجود تھیں۔ ہارون خان، تارک مہتا شو کے نتن دیسائی، اجمیر درگاہ کمیٹی کے رکن جاوید پاریکھ، ڈاکٹر قاسم امام نے بھی اس مہم میں شمولیت اختیار کی اور حمایت کی۔ سیاسی معززین، مختلف ممالک کے قونصلرز، طبی ماہرین نے کینسر کے حوالے سے تجربات شیئر کیے، جس سے بہت سے لوگوں کو امید کی کرن ملی۔ ممبئی جیتنے والوں سے متاثر منتظمین کا پیغام
ایڈووکیٹ روبینہ اختر حسن رضوی نے کہا آج کا زبردست ٹرن آؤٹ ہماری اجتماعی کوششوں کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ میراتھن صرف ایک ایونٹ نہیں ہے، بلکہ تبدیلی کی تحریک ہے، جس کا مقصد کینسر سے متعلق آگاہی، پائیداری اور خواتین کی حفاظت کو فروغ دینا ہے۔ رومی کیئر ایپ ہمارے مستقبل کو محفوظ، صحت مند اور زیادہ پائیدار بنانے کے لیے ہمارے عزم کی علامت ہے۔ آپ اپنی مدد کے بغیر کبھی کسی کی مدد نہیں کرتے۔ آپ خود کو مضبوط کیے بغیر کبھی بھی کسی کی حمایت نہیں کرتے
دن بھر مختلف پروگرام پیش کیے گئے جنہوں نے حاضرین کو محظوظ کیا اور بیداری پیدا کی۔ تقریب کا اختتام ایک شاندار ایوارڈز کی تقریب کے ساتھ ہوا، جہاں مختلف کیٹیگریز کے شرکاء کو نوازا گیا۔
عالمی تبدیلی کی طرف قدم ۔ این ڈی ایشن اس تقریب کو یوٹیوب پر براہ راست نشر کیا گیا، جس میں کینسر اور ماحولیاتی نقصان کے خلاف عالمی یکجہتی کے اظہار میں دنیا بھر سے حامیوں کو اکٹھا کیا گیا

امسال عرسِ حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پُرنور موقع پر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں ایک عظیم الشان روحانی و علمی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادری پھکولی شریف، مظفرپور، بہار کے سابق چھ طلبہ کو دستارِ فضیلت سے نوازا گیا۔

دستارِ فضیلت سے سرفراز ہونے والے معزز علماء کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

مولانا محمد شوکت علی مصباحی
مولانا محمد ہدایت اللہ مصباحی
مولانا محمد ایوب نعمانی مصباحی
مولانا محمد شاہد رضا مصباحی
مولانا محمد سجاد رضا مصباحی
مولانا محمد تحسین رضا مصباحی

یہ قابلِ فخر لمحہ نہ صرف ان علمائے کرام کے لیے بلکہ ان کے اساتذہ، والدین اور اراکین جامعہ مدینۃ العلوم کے لیے باعثِ مسرت ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، انھیں دینِ حق کی اشاعت کے لیے مزید ہمت و توفیق عطا کرے۔
تمام فارغ التحصیل طلبہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ وہ علم و عمل کے میدان میں ہمیشہ نمایاں خدمات انجام دیں گے اور ملتِ اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ احسن طریقے سے ادا کریں گے۔
حسنین رضا مصباحی
جامعہ مدینۃ العلوم خانقاہ قادری پھکولی شریف، مظفرپور